

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا
مباحثات

بروز جمعہ مورخہ 14 نومبر 1997

(بمطابق 13 رجب 1418 ہجری)



سرکاری رپورٹ

شماره 7

جلد 8

صفحہ نمبر

مندرجات

- | | |
|----|--|
| 1 | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ |
| 2 | 2- پختونخوا قرارداد کے حوالے سے بیگم نسیم ولی خان کی وضاحت |
| 31 | 3- نشاندہ سوالات اور ان کے جوابات |
| 46 | 4- رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں |
| 46 | 5- تحریک التوا |
| 55 | 6- توجہ دلاؤ نوٹس |

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس 'اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 14 نومبر 1997 بمطابق

رجب 1418 ہجری صبح دس بجکر اٹھارہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان پٹوکی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُوْتِي أَوْلِيَاءَ ط إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ؕ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ؕ الَّذِينَ ضَلَّ سَبِيلَهُمْ فِي الْحَا الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ؕ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاةِ فَحِطَّتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا يُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ؕ ذَلِكَ جَزَاءُهُمْ جَهَنَّمَ بِمَا كَفَرُوا وَتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ؕ (پارہ ۱۲، سورہ الکہف، آیت ۱۰۱ تا ۱۰۶)

(ترجمہ)۔ تو کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے یہ خیال رکھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو کارساز بنا لیجئے، ہم نے ایسے کافروں کی حیثیت کے لئے جہنم تیار کر رکھا ہے اسے نبی (اللہ علیہ وسلم) ان سے کہو کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام اور نامراد کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری جدوجہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور سمجھتے رہے کہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو مانتے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لئے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے قیامت روز ہم انہیں کوئی وزن نہیں دیں گے۔ ان کی جزا جہنم ہے اس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور مذاق کی پاداشت میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کیساتھ کرتے رہے۔

پختونخوا قرارداد کے حوالے سے بیگم نسیم ولی خان کی وضاحت

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! وضاحتی نکتہ ورتہ اووایم کہ غہ ورتہ اووایم، ما له خو ستا رولز ریگولیشن نہ راخی، خو پروں پریشانہ شانته شوم خکہ چہ آواز تقیب اللہ خان کرے وو چہ زہ اووے یم او بکاریدہ داسے لکہ چہ تاسو خپلہ ہم، دیر زیات وخت دربانده تیر شوے دے او دیر پہ جلدنی کین اسمبلی Adjourned شوہ او ما له مو دا موقع رانہ کرہ چہ زہ شکر یہ قدرے ادا کریم دهغه خلقو-----

جناب سپیکر، اوس ادا کرنی جی کنہ، اوس ادا کرنی داسے غہ خبرہ نشته۔

بیگم نسیم ولی خان، زہ اودریدلی د دے د پارہ یمہ چہ زہ تاسو نہ اجازت اوغواریم۔ زہ دیرہ مننہ ستاسو کومہ چہ تاسو ما له اجازت راکرو۔ پہ دے موقع زہ فرداً فرداً شکر یہ بہ پہ یو طریقہ خکہ ادا کوم چہ خما چا یو شان مرستہ کرے دہ او چا خما بل شان مرستہ کرے دہ۔ نو اول بہ زہ راواخلم پیپلز پارٹی چہ هغوی خما داسے مرستہ کرے دہ او داسے ملا تر نے خما کرے دے او داسے پبنتو نے راسرہ کرے دہ، زہ بہ دا اووایم چہ خما سرہ نے پبنتو کرے دہ چہ زہ د ربتتیا، چہ اپوزیشن د حکومتی دلے سرہ داسے مرستہ اوکری د دے مثال بہ شاید چہ دیر کم وی، زہ د هغوی دیرہ مننہ کوم، دیرہ شکر یہ نے ادا کوم۔ دا یوہ تسلی ورلہ ستاسو پہ وساطت او د دے هافس پہ وساطت ورکول غواریم چہ زہ پُبنتنہ یم، پبنتو مو راسرہ کرے دہ او پبنتو بہ درسرہ کوم، او داسے مسئلے خمونر د صوبے چہ مخنگہ کوم طرف تہ پروں لیدر آف دی اپوزیشن، آفتاب خان اشارہ کرے وہ چہ دیر مسائل د دے صوبے داسے دی چہ هغه راپور تہ کول غواریم۔ هرہ هغه مسئلہ چہ خما ضمیر او خما خپل ذهن

ماتہ دا اورانی چہ دا د صوبے د مفاداتو مسئلہ دہ او پیپلز پارٹی پرے اودریپی،
 خما ووت بہ اوس نہ د پیپلز پارٹی سرہ وی، خما د هغوی سرہ دا یو Pledge
 دے خکہ چہ دا ما تاسو تہ خنگہ او وئیل د پینتنو "پینتو" خان لہ یو خپل Code
 of Conduct دے، غوک بہ پہ پوهیپی او غوک بہ پہ نہ پوهیپی زہ د پیر
 محمد خان ہیرہ زیاتہ مشکورہ یمہ، او پکار دہ چہ زہ نے مشکورہ شہہ، خما
 پارٹی نے مشکورہ شی چہ هغه خپل موقف بدل کرو، هغه یو شے پیش کرے
 وو، هغه خپل شے واپس وانستو او پہ هغه ضمن کتب زہ د هغه شکریہ ادا
 کوم چہ هغه ما سرہ مرستہ اوکرہ۔ پیر محمد خان تہ ہم وایم چہ ژبہ د ہم
 پینتو دہ، خویونہ، خصلتو نہ بہ د ہم د پینتو وی۔ پینتو، پینتو دہ او د پینتو
 جواب پینتو وی۔ اکرم درانی صاحب چہ ترون نے د یو جماعت سرہ دے، چہ
 جمیعت علماء اسلام ورتہ وئیلی شی، تسلسل د جمیعت علماء هند دے۔ یوہ
 خبرہ ورتہ کوم چہ بچوریہ، دا چہ تہ وائے چہ د پلار او د نیکہ جائیدادونہ د
 ضبط شوے دی، دا شوے دی او هغه شوے دی، پہ دغہ تسلسل کتب خمونہ
 سرہ ترلے نے، دغہ سلسلہ خمونہ وہ او پہ هغه تسلسل خمونہ سرہ ترہ لے
 نے، خو زہ نے ہیرہ مشکورہ یم چہ باوجود د دے چہ هغه د یو جماعت سرہ
 وو او هغه اولگیدو او هغه د خپل جماعت د طرف نہ یو شے بہ پیش کرے
 وو او هغه دلته دا پینتو، چونکہ بیا زہ خبرہ د پینتو کوم، د پینتو پہ ژبہ
 ما سرہ اودریو او خما هغه قرارداد نے ما سرہ منظور کرو او ما سرہ نے اتفاق
 او پاللو۔ زہ د هغه ملگرو چہ خان تہ آزاد ممبران وائی، زہ نے نن د خان ملگری
 بولم، زہ نے نن د خان ملگری خکہ بولم چہ پرون یو وخت راغے او هغه
 ملگری ما سرہ اودریل، هغه چہ هر غوک دے، د هر خانے دے، د هرے ژبہ

دے، د ہرقوم دے، د ہر نسب دے، نو زہ د خپلے پارتنی، خپل د اقلیت ممبران درتہ یادوم چہ دا بتول ہفہ خلق دے چہ دوی ماسرہ اودریدل او دوی ما سرہ پہ دے ہاؤس کسین خما د قرارداد مرستہ اوکڑہ۔ دا خبیرہ خو پہ دے ہاؤس کسین پرون واضح شولہ چہ پہ دے ہاؤس کسین د قرارداد د اولے حصے خو ہیچا مخالفت اونہ کرو یعنی دا چہ د صوبے نوم د بدل شی، د دے مخالفت ہیچا نہ دے کرے خکہ چہ پیر صابر شاہ صاحب پہ خپل تقریر کسین اوونیل چہ مونڑہ ہم د دے پہ حق کسین یو، خودا وہ چہ ہغوی اوونیل چہ مونڑہ ورلہ یوہ کمیٹی جوڑہ وو او ہفہ کمیٹی تہ نے سپارو۔ زہ بہ د ہفہ وضاحت اوکڑم، ہفہ پہ خپل تقریر کسین پرون خپل وضاحت اونکڑے شو، پکاردا وو چہ ہفہ پہ آخرہ کسین دا ونیلے وے چہ مونڑہ خپل ووت استعمالو نہ، خو مونڑہ د اے این پی د قرارداد مخالفت ہم نہ کوڑ۔ زہ د ہغوی ڊیرہ مشکورہ یمہ پہ دے چہ ہغوی خما د قرارداد مخالفت نہ دے کرے، خپل ووت نے خما خلاف نہ دے استعمال کرے۔ کہ خما پہ حق کسین نہ دے استعمال کرے، خما خلاف نے ہم نہ دے استعمال کرے۔ زہ نے ڊیرہ مشکورہ یمہ او مشکورہ نے پہ دے ہم ڊیرہ یمہ، ماتہ دا پتہ وہ چہ خما قرارداد کہ ہغوی خما مخالفت کو، نو ہم پاس کیدو د ہاؤس تعداد تاسو تہ معلوم دے، اعداد و شمار تاسو تہ معلوم دے او زہ پہ یوہ خبرہ ڊیرہ زیاتہ خفہ وومہ۔ وایم خدانے د نہ کری کہ دا مسلم لیگ خما د دے قرارداد مخالفت اوکڑی نو ما دا اوونیل چہ دے ہاؤس کسین د راتہ والی و وارث اونبانی د فرنگی، چہ ہفہ د فرنگی والی یا وارث وی او تر اوسہ پورے خان نے نہ دے تھیک کرے۔ نو شکر الحمد اللہ چہ مسلم لیگیانو خان د فرنگیانو والی وارث نہ کرو، خما د قرارداد مخالفت نے اونکڑو۔ دا

وضاحت زہ کول غواہم۔ زہ ڊیره مشکوره یمہ، ڊیره ممنونہ یمہ، د هغوی د تدبر، د هغوی سیاسی بردباری به ورته او وایم خکه چه مشکلات هر چا ته وی، ما پرون په خپل تقریر کښ خبره کړے وه چه خمونږ خپل مشکلات دی، د هر چا خپل مشکلات وی، نو زه د یتول هافس په دے طریقہ، زه د جونيجو مسلم لیگ ماسوانے د دوو روږو نه چه همایون سیف الله او سلیم سیف الله، د جونيجو مسلم لیگ دلته چه کوم ممبران نورشته، که په هافس کښ وی، زه د هغوی هم ڊیره مشکوره یمہ چه هغوی حما مخالفت نه دے کړے، په دے نئے زه ڊیره مننه کوم، ڊیره شکریه نئے ادا کوم۔ هر چا ته دا وایم چه ما سره چا د غومره حده پورے پښتو کړے ده، هم هغه شان پښتو به ورسره کوم خکه چه قرارداد د پښتونخوا وو او د پښتو وو نو د پښتو حساب کتاب د پښتو په بدل وی۔ هر چا سره به د هغه په برخه او د هغه په حساب پښتو کوم۔ زه ستاسو ڊیره مشکوره یمہ، وضاحت ما کول غوښتل او دا شکریه مے ادا کول غوښتل، زه ڊیره مننه کوم چه تاسو د هافس ډیر قیمتی وخت ماله راکړو۔ ڊیره مننه۔ (تالیاں)

Mr. Ali Afzal Jadoon: Mr. Speaker Sir, Point of order...

آپ کل اپنی بات کر چکے ہیں آج ہمیں تھوڑا سا گزارش کرنے کا موقع دیں۔ جناب سپیکر، میں محترم بیگم نسیم ولی خان صاحبہ جو ہمارے اس صوبے کی قابل قدر خاتون، ہماری رہنما اور اگر ساٹھ سال سے زائد ہوں تو میری بڑی بہن، اس سے پھوٹی ہوں تو میری پھوٹی بہن، ہماری قابل قدر رہنما، -----
بیگم نسیم ولی خان، بڑی بہن۔

جناب علی افضل خان جدون، پھر تو آپ میرے لئے اس لحاظ سے بہت ہی قابل

احترام ہیں (قبضے) اور یہ بھی بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ میری بڑی بہن نے 'عام طور پر عورتیں اپنی عمر کم جاتی ہیں لیکن میری بڑی بہن نے اپنی عمر صحیح جانی ہے۔

جناب سبیکر: یہ بی بی صاحبہ نے Traditions کی مخالفت کر لی کیونکہ 'معافی چاہتا ہوں زنانہ جو ہیں' وہ اپنی عمر اکثر کم جاتی ہیں۔ (قبضہ)

جناب علی افضل خان جدون، سبیکر صاحب! یہی میں نے عرض کیا کہ عام طور پر اکثر وہ کم جاتی ہیں اس لئے میں نے ڈر کے مارے بھی یہ کہا تھا کہ بھئی میں غلطی نہ کر بیٹھوں، اس لئے کہا کہ اگر ساٹھ سے اوپر ہیں تو میری بڑی ہیں کیونکہ میں ساٹھ میں شامل ہو چکا ہوں۔ میں بڑا ان کا مشکور ہوں اور میں اس بات پر نہیں جانتا جس کی انہوں نے وضاحت فرمائی ہماری طرف سے، کیونکہ کل ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ ہم شاید مظلومیت کی حالت میں ہیں اور ہماری بڑی بہن نے ہمارے اس ظلم، جس کو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا شکار ہوئے ہیں، کا انہوں نے سدھارک فرمایا۔ جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔ جناب والا، مبارکباد بھی ایک دوسرے کو دیتے ہیں کیونکہ کچھ نظریات ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں اور کچھ نظریات میں کچھ تصادم ہوتا ہے اس لئے ان میں قدرے اختلاف بھی آتا ہے۔ ہم دونوں نظریاتی جماعتیں ہیں اگر ایک جماعت اپنے اصولوں پر فخر کر سکتی ہے تو دوسری جماعت کو بھی یہ حق دیا جائے کہ وہ بھی اپنے کچھ اصولوں کو اپنانے کا ذکر کر سکے۔ (تالیاں) تو اس میں میری صرف آپ سے یہ گزارش ہے ہمارے دل میں آپ کا بے حد احترام ہے اور نہ ہی ہم سبیکر کی بات کو، اس کی رولنگ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں اور نہ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت ہے اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اتنی اس عمر میں کسی استاد کی ضرورت ہے کہ وہ مجھے اب پڑھانے، کیونکہ جتنا میں پڑھ چکا ہوں، وہ کافی ہے۔ وہ باتیں کچھ آپ سمجھتے ہیں اور کچھ میں سمجھتا ہوں کہ کل میرے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد کیا واقعات رونما ہوئے ہیں۔ میں بالکل

یگم صاحبہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کی ' اور میں اس کے باوجود کہ ہم سیاسی جماعت ہیں ' ہم نے سیاسی طور پر زندہ رہنا ہے کبھی اتحاد میں اور کبھی ایک دوسرے کی محاذ آرائی میں بھی ' مگر سیاست ہماری اپنی اپنی ہے ۔ سیاسی مفادات اور سیاسی اتحاد ہمارا ایک دوسرا فلسفہ طریق ہے ۔ اس لئے جناب والا ' میری جماعت مسلم لیگ نے آپ سے جو معاہدہ یا بات طے کی تھی اس میں یہ تھا کہ مسلم لیگ کے اراکین نہ قرارداد کے حق میں بات کریں گے اور نہ مخالفت میں بات کریں گے ' وہ بیٹھیں رہیں گے ۔ (تالیں) مگر اس میں یہ ہوا کہ جب یہ Division کی گئی تو نارمل جناب سیکر ' آپ کے طریقہ کار پر نہ میں شاک ہوں اور نہ ہی مجھے کوئی اعتراض ہے مگر طریقہ کار یہ ہے رول 214 کے تحت کہ جو قرارداد محرک پیش کرتا ہے ' اس کو پہلے کہا جاتا ہے کہ اس کے حق میں آواز ' دوسرا طریقہ ہے کہ ہاتھ کھڑے کر کے اور تیسرا طریقہ ہے کہ ڈسکوں پر بھی لوگ کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے "Ayes" والے جو ہوتے ہیں ' وہ کھڑے ہوتے ہیں بعد میں "Nos" والے ' یہاں یہ طریقہ کیا گیا کہ پہلے "Nos" کو کہا گیا اور پھر "Ayes" کی آواز کے ساتھ ہمیں یہ موقع نہ مل سکا کہ ہم یہ بات کرتے کہ ہم کس طرف ہیں ؟ اس لئے میں آپ کی مہربانی سے آپ کی وساطت سے یہ چاہوں گا کہ اس ریکارڈ کو درست فرمایا جائے تاکہ مسلم لیگ اس قرارداد کی مخالفت ' کیونکہ ہمارے قائد پیر صابر شاہ نے یہاں بڑے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ ہم اس نام کی مخالفت نہیں کرتے ' ہمیں اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ فرنگیوں کا دیا ہوا نام تبدیل ہو ' ہمیں اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ یہ غیرت مند لوگوں کا علقہ ہے (تالیں) اور میری جہاں تک ذات کا تعلق ہے ' ہو سکتا ہے کہ میری زبان پشتو نہ ہو اور جدوں اگر پٹھان ہے تو غالباً میں ان سے باہر نہیں ہوں ۔ میں نے ان کا پرچم وہاں سر بند کیا ہوا ہے ۔ یہاں تو آپ آزادی میں ہیں ' یہاں تو آپ اکثریت میں

ہیں، یہاں پٹھان اور پختون بننا کوئی بڑی بات، ہمت کی بات نہیں ہے کیونکہ یہاں پر اکثریت میں ہیں۔ ہم جہاں بنے ہوئے ہیں یہ آپ ہمارے طرف کو بھی دیکھیں کہ ہم نے کہاں آپ کا پرچم سر بلند کیا ہوا ہے (تالیاں) ہمارے لئے مشکل ہے آج بھی جب مجھے وہاں ووٹ ملتا ہے، میرے علاقے آج بھی جب ووٹ ملتا ہے تو جماعتوں کو بھول جاتے ہیں، 'شخصیتوں'، 'غاندانوں اور قوموں کو یاد کرتے ہیں۔ اس لئے جناب والا، میں آپ کی ہمدردی کا طالب ہوں میں نے اپنے بھائیوں سے ذکر کیا کہ جو بات کرتے ہیں مجھے شاید آپ سے اتفاق رائے بھی ہو مگر آپ ہماری مجبوریوں اور تکالیف کا بھی احساس کریں۔ اس لئے جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں اور اپنی بڑی بہن، بیگم صاحبہ کا خصوصی کہ انہوں نے اس بات کی وضاحت فرمائی۔ میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ آپ اپنے اس ریکارڈ کو درست فرمائیں کہ مسلم لیگ وہاں اپنی نشستوں پر بیٹھی رہی، وہ اس قرارداد میں نہ مخالفت کر سکتی تھی اور نہ موافقت۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر : یو منٹ جی، جدوں صاحب دیرے بنے خبرے اوکریے، او دوہ خبرو تہ نے ریفرنس اوکرو۔ یونے دا اوونے چہ مظلومیت تہ، یونے دا اوونے چہ مخکنے خمونر دا فیصلہ شوے وہ چہ مونر بہ Abstention کوو۔ دا ہاؤس بتول خمونر رونرہ دی، پہ دے کنبں غوک پردے سرے نشہ۔ وضاحت ضروری دے چہ دخپل طرف نہ اوشی، ولے چہ د "مظلومیت" لفظ نے داسے استعمال کرو لکہ چہ ما زیاتے کریے وی ورسرہ، او Justified ہم دے ترغہ حدہ پورے، د افسوس خبرہ دا دہ چہ د پارٹیتی یوغو کسان کینبتے او ہغوی فیصلہ کوی او ہغہ شان خبرہ اوکری۔ بیا د ہغوی خوبنہ دہ چہ ہغہ مشران خپلو نورو کشرانو تہ خبرہ Verbatim بتولہ اووانی، دے دیتیل کنبں نہ خم، ولے چہ د دے نہ خفگان پیدا کیری۔

اللہ گواہ دے ڇه زه هيڇ قسم له فرق په يو ممبر کښن هم نه گنږم- (تالیاں) نه پارټني کښن گنږم، نه په دے کښن، ما باندے هم دغه شانته جونيجو ليگ، دغه شانته پيپلز پارټي، دغه شانته آزاد، دغه شانته نور نور، ټول يو شان دي بلکه تاسو به دا نوٽ کړي وي، تاسو ته ما اوس هم دا خبره اوکړه ڇه د بي بي په مونږ باندے دومره ډيو لوڼے مهربانيانے دي او ډير دغه ئے دي، خو هغوی ته هم زه بعض وخت په هاوس کښن ڇه لږه هم دغه خبره وي، بالکل نه منم او زه ورته په مخامخ وایم، حالانکه زه په زړه کښن وروستو خفه یم، خو يو شی ته زه داسے ناست یم او دا Honour خدائے راکولو او تاسو راکړے دے، خو بيا هم زه دا وایم ڇه څوک دا او نه وائي، صبا سليم سيف الله خان دا او نه وائي ڇه يره زه د بلے پارټني ليډر ووم او دے د خپلے پارټني زيات خيال ساتي او ځمونږه کم، ځما د خپل طرف نه دا بالکل مکمل کوشش وي، اوس راځو دے بلے خبرے ته نو هغه ته ڇه ريفرنس تاسو اوکړو نو هغه کښن خو وينا دا وه ڇه تاسو به په خپل تقرير کښن د Abstention خبره کوئي، گورني جی دننه يوه خبره اوشي، بهر په پنځو منټو کښن هغه خبره بدلیدے شی۔ دلته ڇه کوم پوزيشن هاوس ته راغے په هغه "Ayes" باندے هغه شے Carried شوے وو، حالانکه تاسو ته بڼه پته ده ڇه Resolution کښن که هر يو ووټنگ سسټم کښن ڇه څوک Abstain کړي دهغوی ووت يو طرف ته هم نه ځي، نه For ځي او نه Against ځي۔ هغه خو که تاسو صرف په دے هم دغه کوئي ڇه که اووه Resolution move شوی وو او بيا ټول Identical شو او د اووه برخلاف، د هغه اووه او د دوو برخلافو مقابله وي نو هغه اووه اوگټله "Unanimous" لفظ ما چرته نه

دے ونیلے، پہ "Majority" جے ونیلے دے۔ هغه اووه کسان چه کوم دی هغه هم د دوؤ نه زیات دی بلکه د دوؤ نه درے هم زیات وی۔ ما چه کوم کار کرے دے، ما صرف او صرف د اسلام او د پینتو په نظریه باندے کرے دے ولے چه پروردگار هم دا وائی، مونږه هر وخت دا وایو چه پروردگارہ

اللّٰهُمَّ سَهِّلْ اَمْرَنَا اللّٰهُمَّ اسْتَرْ عَيْبِنَا" - هر وخت مونږ دا الفاظ وایو چه خدانے پاک پرده اچوی، تاسو اوگورنی جی زنا د پاره غومره کسان ضروری دی، د هغه د پاره نه غومره سخته کرے ده۔ بل خانے کښن خو د دوه کسانو په شهادت پهانسو ورکوی، 'Guillotine' کره، خو هغه د پاره نه غلور ولے ونیلی دی؟ دا غومره قیصے چه دی چه په حیا او په پرده کښن پټ شی۔ تاسو ټولو سره مونږ یو طے کره، سلیم خان، زه به ترے نن یو قسم له معافی او غوارم چه دوه خل ما دوی ته ډیر دغه سره اووے چه کښتبی۔

ولے چه ما ونیل چه یو طریقہ کار وضع شی۔ په طریقہ کار وضع کیدو کښن مونږ دا اوکرل چه ستاسو لیډر به خبره اوکری، دا لیډر به خبره اوکری، هغوی به اوکری۔ ستاسو لیډر له هغه ساعت پکار وو۔ چه پخپله خبره کښن نے دا وینا کرے وه چه مونږه نه Abstain کوو ما به بیا هغه دغه کرے وو۔ خما دماغ ته خو Immediately دا شے راغلو۔ چه تاسو Abstention پرینے دے۔ تاسو هغه لفظ استعمال نه کرو۔ که هغوی نه ونیلے، علی افضل خان، ته هم هلته ناست وے، ما بل چا ته اشاره لا نه وه کرے، ته به پاغیدلے وے، چه د مسلم لیگ دغه دا دے۔ زه خو سلیم خان ته تردے حده پورے لارم، دا دے ناست دے چه که صبا پورے وی، زه به دلته ناست یم۔ زه به ستاسو د ټولو خبرے اورم۔ علی افضل خان! ته هم خاموشه

پاتے شوے۔ تاسو نن دا خبرہ اوکړه، بل چا ته هډو اشاره نه کوم چه تاسو اونه کړه۔ خما په دماغ کښ راغله چه پښتو هم دا غواړی، اسلام هم دا غواړی چه پرده پوشی پکار ده۔ قانوناً دے کښ هڅ عار نشته۔ ولے چه قانون Facts ته گوری چه د جج په حیثیت هغه ناست دے، زه دا بڼه پوه یم چه سلیم خان سره دا سیت یوازے دے، دے یوازے پرے ناست دے، خدانے د اوکړی چه په قانون کښ بل شان وی، چه نه یره که د شیر پاؤ خان د چھتتی درخواست راغله نه وی او یا منظور شوے نه وی، نو شیر پاؤ خان هم په دے سیت دے۔ نه، زه گورم په خپلو سترگو باندے، نو ما صرف او صرف په دے طریقہ باندے ونیل چه کیدے شی، دا هم Possible ده چه تاسو د خپل اتحاد د خاطر نه فیصله خپله بدله کړی وی او تاسو په دے کښ حصه اخلتی یا ستاسو غه نور Reservations وی نو ما حیا، پرده د اسلام او د پښتو په رو باندے صرف او صرف دا کار کړے دے۔ بل یوه خبره زه تاسو ته په وضاحت سره کومه۔۔

جناب علی افضل خان جدون، جناب سپیکر صاحب، میں آپکا بڑا مشکور ہوں۔ آپ نے بڑی۔۔۔

جناب سپیکر، یو منت جی، یو منت، یو وضاحت بہ کوؤ۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی، پیر صابر شاہ صاحب د کمیٹی خبرہ کړے وه،

تاسو په دے شونی چه شاید دوی هغه خپل غه سوچ بدل شو۔ د کمیٹی۔۔۔۔۔

جناب علی افضل خان جدون، نہیں جی، میری بھی تھوڑی سی گزارش سن لیں

پھر آپ اسکی بات سن لیں۔ آپ کی بات یہ ہے سپیکر صاحب، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں

جی آپ نے۔۔۔

جناب سپیکر: یو منت مالاختمه کرے نہ ده -----

جناب احمد حسن خان، غو پورے چہ تاسو خبرے کوی تر هغه پورے چا له
خبره کول نه دی پکار۔

جناب سپیکر: دا خو رولز کتب هم شته خو رولز بعض بعض وخت مونږ
استعمالو او بعض وخت نه استعمالو۔

جناب علی افضل خان جدون، میری یہ گزارش تھی کہ میں بھی ذرا وضاحت کروں۔

(شور)

جناب فرید خان طوقان، (وزیر خوراک) دارولز کتب شته۔

جناب سپیکر: ہاں رولز میں ہے جناب کہ جب سپیکر بولتا ہے تو کوئی بھی نہیں بول
سکتا ہے۔ This is in the rules میں آپ کو بتا دوں گی۔ نو مقصد مے دخبرے
دا وو چہ زہ ہیچرے ہم دا نہ غوارم چہ یا دِ غہ بے ایمانی اوکرم یا دِ غہ
Irregular کار اوکرم یا Illegal کار اوکرم۔ ما هغه ساعت هم، ما نه د شپے
یو پریس والا پہ تیلی فون تپوس کرے دے Probably the "Nation" والا
وو کہ غوک وو، ما هغه ته اوونیل چہ تعداد، ما Counting نه دے کرے، ما
صرف دومره کری دی چہ ما رومے پہ 'Yes' او پہ 'No' کری دی او
Hundred percent 'Ayes' باندے هغه شوے وو۔ هغه ریزولوشن
پاس شوے وو۔ بیا چہ کومه خبره سلیم خان اوکره نو ما اوونیل بنه چہ
غوک پہ مخالفت کتب وی نو هغه دِ پاسی او دا هم درته زہ وایم چہ سلیم
خان، بالکل رومے یوازے پاسیدو۔ بیا همایون خان چہ دے، Within
thirty second نیم داسے پاسیدو، بیا چا ورله دهکده ورکړه که هغه چہ
رورد دے نو بیا همایون خان نیغ اودریدو (تہمتے) یعنی دا یو منت کتب

دنه دننه ما دا همايون خان هم بنه نوټ كړې دے۔ نو بيا چه هغه نه پس هغه دغه راغلي نو صرف او صرف بدمزگي او پرده اچولو خاطر د پاره، ما دغه اونكړو۔ گني ريزولوشن په هر طريقه باندے پاس دے۔ اوس راخو دے د پاره، ستاسو ليډر صاحب بيا بيان وركړو چه ما Abstain كړې دے۔ بالكل د هغه بيان صحيح دے، بالكل خما ورسره اتفاق دے۔ خمونږ بي بي هم اوونيل دوي نے Abstain كوي۔ تر غو پورے چه د Resolution concerned تعلق دے Let me clear it ,let me clear , the resolution has been passed (تاليل) په هغه كښن هيڅ خبره نشته، چه تاسو Abstention كړې دے نو هغه Abstention بالكل ستاسو حق دے۔ د ريزولوشن باره كښن غه شك نشته خو خما د طرف نه Clarification دا دے چه خما نه دا تسلي ساتي چه زه به انشاء الله هيچرے هم نه زياته او كړم نه به خلاف ورزي او كړم خو كه د پښتو او د اسلام د پرده اچولو د پاره ما غه خبره كړې وي نو په هغه باندے به تاسو نه خفه كيږئ۔ ولے چه ټول پښتانه يو او يو Clarification دا هم كوم چه د پښتو مطلب چه دے كنه جي "د پښتو" مطلب وينا نه ده، چه يو سرے به په هندكو كښن خبره كوي او يو سرے به، په دے صوبه كښن چه غوك اوسپږي او هغوي كښن چه غيرت وي، هغه د ټولو نه غټ پښتانه دي، او چه كومه غټه غټه پښتو وائي، هغه بے غيرته وي د هغه نه غټ بے غيرته سرے هليو بل شته نه۔ هغه هليو پښتون دے نه، زه هغه پښتون نه منم۔ (تاليل) نور د ژبے خبره، دلته خمونږ فريد طوفان ناست دے، د ده په ژبه زه د سره هليو پوهيږم نه، دوي چه په خپلو كښن پښه ته شپه وائي۔ نو د هغه دا مطلب نه دے۔ داسے خمونږ بشير خان، دوي

ناست دی، خمونرِ حاجی عدیل، حاجی عدیل سرہ بہ تاسو بتول مذاق کوی
 خو ما تہ بنہ پبنتون بیکاری، نو بتول پُبتانہ یتى۔ دا شے د دماغ نہ او باسی پہ
 دے صوبہ کنیں چہ غومرہ غیرتمند اوسیری ہغہ بتول پُبتانہ دی او باقی
 پارتیانے دی، د ہر چا خپل دماغ دے، خپل سوچ نے دے، د چا بہ یو پارتی
 خوبنہ وی د چا بہ بلہ خوبنہ وی او دا ہم پبنتو دہ چہ خپلے پارتی سرہ
 سپے ولار وی، د دے نہ ہم غتہ خبرہ بلہ نشتہ چہ خپل خپل مسلک سرہ
 ولار وی۔ نو پہ آخرہ کنیں درتہ دا وایمہ چہ کہ غہ داسے غلط فہمی ستاسو
 پہ زہہ کنیں راغلی وی نو ہغہ غلطی بہ قصداً عمدآ بالکل نہ وی۔ تاسو د
 پارہ -----

جناب نجم الدین: خمسہ -----

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! یو وضاحت زہ کوم -----

جناب علی افضل خان جدون، جناب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں، آپ نے بڑی
 اچھی وضاحت فرمائی ہے اور ایک Light بات آپ محسوس نہ فرمائیں 'Speaker is
 the one who speaks less, seldom speaks اور اکثر ہمارے سپیکرز جو ہیں
 He speaks more than the speakers یہ بھی ہماری سوچ تھی ہم آپ کو
 Appreciate کرتے ہیں کیونکہ آپ تھوڑا سا ہمیں موقع دیں تو ہم محسوس نہ کریں
 کیونکہ سپیکر اس ایوان کا Custodian ہوتا ہے، وہ کسی پارٹی کا نہیں رہتا جب وہ مسند
 سپیکر کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو پھر وہ Custodian of the House بن جاتا ہے۔ مگر
 میں پھر بھی آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ دونوں فرائض بڑے اچھے طریقے سے سرانجام
 دے رہے ہیں۔ جناب والا! یہاں آپ نے ایک بات کی کہ مسلمان اور پختون، تو میں آپ
 کی تائید کرتا ہوں، ہم مسلمان ہیں، ہو سکتا ہے کہ پختونوں میں مجھ میں کوئی کمی ہو مگر

ہم مسلمان سارے ہیں لیکن اگر کل کو ایسا ہو جائے کہ ہمارا یہ والٹر صاحب سپیکر بن جانے تو یہ پھر کل کیا کہے گا؟ یہ پھر نہ مسلمان والی بات کر سکے گا، پختون والی تو شاید کر سکے لیکن اسلام والی نہیں کر سکے گا اس لئے ہم نے اس ایوان کو اس قاعدے کے مطابق چلانا ہے، یہاں اس قانون کے تحت کہ جو آپ نے بنایا، اس کے تحت جو میں نے گزارش جناب والا، کی تھی، وہ یہ تھی، میں آپ سے سکھنا بھی چاہتا ہوں، آپ ہمارے بزرگ ہیں، رہنا ہیں کہ میں نے یہ کہا تھا کہ اس کے مختلف طریقہ کار تھے 'Yes' بھی تھا اور یہ بھی تھا، دو تین طریقہ کار تھے تو اس لئے اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر میں وہ کہنا چاہتا تھا جناب، وہ بھی کر لیں۔ جہاں تک یہ بات ہے جی کہ ہماری عزت یا ہمارا پردہ پڑا ہے، تو اس میں ہم یہ بات نہیں چھپاتے۔ یہ پھر ہمارے خلاف ایک بات تھی کہ ہم اپنے اوپر پردہ ڈالتے ہیں یا نہیں، ہم بڑے واضح ہیں ہم نے واضح طور پر یہ کہا تھا کہ ہم اس قرارداد کی نہ حمایت کریں گے اور نہ مخالفت کریں گے اس لئے ہم بیٹھے ہیں اور ہمارا وہ موقف پبلک کے سامنے پیش نہ ہو سکا۔ کہ ہم نے اس کا کیا کیا؟ اس کا جو موقف آیا وہ قدرے الگ ہے اور جو اخبارات میں آیا ہے، وہ الگ ہے اس لئے میں نے یہ کہا کہ اگر ہمیں یہ موقع دیا جاتا ہے کہ جو حمایت میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں، قرارداد پاس ہو گئی ہے، یہ مجھے بھی پتہ ہے کہ پاس ہو گئی ہے، تو اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ پاس ہو چکی ہے وہ جو ہو گئی سو ہو گئی، اس کو تو میں زیر بحث نہیں لاتا لیکن اس طریقہ کار کے متعلق میری آپ سے یہ عرض ہے کیونکہ آپ ہمارے پھر سپیکر رہیں گے تاکہ آپ ہماری مناسب رہنمائی کرتے رہیں تاکہ ہمارے درمیاں کوئی بخش یا خدشات یا غلط فہمی نہ پیدا ہو اور ان کا ازالہ کرنے میں جناب والا، آپ کے اس اعلیٰ منصب کا کام ہے، میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ ہو جاتا تو پھر یہ واضح ہو جاتا کہ مسلم لیگ (ن) گروپ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے جو کہ خاموش بیٹھے تھے، نہ انہوں نے حمایت کی اور نہ مخالفت کی،

اعتماد دے۔ پروں چہ غہ شوی دی سر هغه جی تاسو هم دلتہ کنیں ناست
وتی، دا ممبران هم دلتہ ناست وو، دا پریس گیلری دکہ وه، پروں ڊیر خلق
راغله وو، بر دننه هر چا ته معلومات شوی دی چہ چا اختلاف کرے دے،
چا نه دے کرے او چہ کوم قرارداد پاس شوے دے۔ نو هغه ستاسو د مخے
دے، په دے جی، په دے کنیں جی خمونږه غه د شک خبره نشته دے او که د
چا غه بد اعتمادی وی نو هغه به خپله خبره په وضاحت کوی، که په
اخبارونو کنیں کوی۔ سر! بی بی خبره اوکره، مونږ د هغوی ڊیر مشکور
یو، پروں جی لیډر آف دی اپوزیشن خمونږه قائد حزب اختلاف جناب
آفتاب احمد خان شیرپاؤ خپل وضاحت Clear cut کرے دے مونږ بی بی ته دا
وایو او دا تسلی ورکوو جی، چہ د دے صوبے د مفادو مطابق، د دے
پختونخوا د ایریاء د مفادو مطابق، (تالیان) جی زه اوس دا Clear cut وایمه چہ
دا نه ده، چہ یواخه د پختونخوا مسئله ده۔ هره مسئله چہ هغه د دے صوبے
په مفاداتو کنیں وی انشاء الله و تعالیٰ پاکستان پیپلز پارٹی به دوی خپل خوا ته
گنږی۔ او د دوی سره به په هره یو داسه مسئله کنیں چہ هغه د دے صوبے
په مفاداتو کنیں وی مخکنیں نه هم کرے ده او بیا به هم سنگ په سنگ د دوی
سره ولاړ وی۔ ډیره مهربانی ډیره شکریه۔ (تالیان)

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! میں بھی، میرے بھائی محترم علی افضل خان
جدون نے جو Point raise کیا ہے۔ میرا بھی یہ گمہ آپ سے ہے کہ طریقہ کار، بہر حال
آپ نے وضاحت کر دی ہے۔ لیکن ہمیشہ قرارداد پر جب آپ Voting کرتے ہیں تو یہ
آپ نہیں کہتے ہیں کہ پہلے جو مخالفت والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ
جو اس کے حق میں ہیں پہلے وہ کھڑے ہو جائیں اور جو پھر اس کے مخالفت میں ہیں وہ

کھڑے ہو جائیں۔ بہر حال جو کچھ ہوا کم از کم ایک دو باتوں کی اچھا ہے کہ وضاحت ہو گئی۔ یہ کہا جاتا تھا کہ جی کوئی معاہدہ ہوا ہے کہ یہاں یہ نام تبدیل کیا جائے گا۔ کم از کم اس بات کی وضاحت تو ہو گئی ہے کہ کوئی ایسا معاہدہ ان دو جماعتوں کے درمیان نہیں ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی یہ قرارداد جو اکثریت سے پاس ہو گئی ہے، اب میں توقع رکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے بڑی لمبی چوڑی تقریریں کی ہیں اس کے حق میں، میں روزانہ ان سے پوچھوں گا جناب سپیکر کہ انہوں نے اس کے لئے مرکزی حکومت میں جا کر اور مرکزی ایوانوں میں جا کر کیا کیا؟ میرے خیال میں یہ میرا حق ہے کہ میں ان سے اگر روزانہ نہیں تو ہر ہفتے یہ ضرور پوچھوں گا کہ آپ نے اس قرارداد کا کیا کیا؟ شکریہ۔

جناب ہایون سیف اللہ خان ، Personal explanation ، جی یو منٹ جی سپیکر صاحب

جناب سپیکر ، اکرم خان درانی مخکنس پاسیدلے وو جی، بیا تاسو ورپسے پاسنی

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! مٹنگہ چہ نجم الدین خان او وے حقیقت دے چہ د اپوزیشن ممبرانو پہ تاسو باندے مکمل اعتماد دے او مخومرہ وخت چہ تاسو د هغوی لحاظ ساتنی دومرہ گورنمنٹ بینچر تاسو نہ دے ساتلے۔ او پروں خو جی یو بنکارہ خبرہ وہ او نن ہم بنکارہ ده کہ پہ دے دے ہاؤس کنس پروں د دے قرارداد چا مخالفت ہم کرے وے نو دا بیا ہم پہ Majority باندے پاس وو۔ کہ چرتہ کنس گنتی خوشوے وے او هر چا چہ د دے مخالفت کرے وو پہ دے ہاؤس کنس، (تالیان) نو هغه چا کرے نہ دے او خاموشی چہ ده نو هغه د رضامندی اظہار دے او کہ بیا کرے ہم وے

نو انشاء اللہ پہ ہفتہ وخت باندے بیا پہ اکثریت باندے دا پاس وو۔ نو
 مونرہ اووے چہ دا قرارداد پاس شوے دے او بی بی تہ زہ د خپل طرف نہ
 او د خپلے پارٹی د طرف نہ چہ د دے صوبے د حقوقو خبرہ وی د دے
 صوبے د ترقی خبرہ وی پہ ہفتے کین مونرہ پہ ہر وخت پہ ہر قدم ورسرہ
 یو، یو قدم بہ ہم ترے روستو پاتے نہ شو۔ (تالیان)

جناب سپیکر، جی ہمایون خان، پیر محمد خان، یو منت ہمایون خان مخکین
 پاسیدلے وو۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سپیکر صاحب! آپ نے فرمایا کہ میں بڑا آرام سے اٹھا جی۔
 جناب یہ تو قرارداد تھی، میں اپنے چھوٹے بھائی کے لئے مرگ بھی آتی تا تو میں چاھونگا
 کہ پہلے میں مر جاؤں، یہ میرا چھوٹا بھائی ہے (تالیان) اور یہ تو صرف قرارداد تھی، میرے
 گھنٹوں میں ذرا تکلیف ہے اس کی وجہ یہ ہے سپیکر صاحب۔۔۔ (تہمتے)
جناب سپیکر، خما ہرگز دا مطلب نہ وو چہ تاسو د ہغوی حمایت نہ
 کولو،

جناب ہمایون سیف اللہ خان، مونرہ د پنتو پہ دے صوبہ کین اوغو۔۔۔

جناب سپیکر، خما ہرگز دا مطلب نہ وو چہ ورسرہ دا وجنگومہ (تہمتے)

جناب ہمایون سیف اللہ خان، خودومرہ خبرہ مے کولہ جی (تالیان)

جناب پیر محمد خان، شکر یہ جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب یو خو

خمونرہ د پنتو یوہ خبرہ دہ، "وائی چہ مارتیر شی نو وروستو ہفتہ لکیرہ

بیا پہ لختو وھل نہ وی پکار" مار لارشی پہ سورہ ننوخی ختم شی

وروستو بیا سرے لختہ راخلی او ہفتہ خانے دہوی چہ دے خانے باندے مار

تلے وو، تیروتے ہفتہ خو پروں وو۔ قرارداد پاس شو، خلاصہ شوہ، بلہ دا

خبره کوم جناب سپیکر صاحب، چه قرارداد چه تاسو کله، یو منت جی، چه کله قرارداد په هافس کښی راغی، مونږه پکنی هم قرارداد پیش نه کړل بی بی او دوی هم پیش کړو نو په دغه وخت کښی که چا خلاف کولے نو هم حق وو که چا د هغه په Favour کښی دلیل ورکولے خلاف کښی Against کښی، نو دا دواړه حق وو، نن د هغه شخه فائده هم نه شته، بل جناب سپیکر صاحب، تاسو چه د yes آواز اوکړو چه غوک د دے په حق کښی وی نو په هافس کښی خو خدائے شته چه د No صرف دا یو دوه آواز، بی بی اووے چه دوی غلے غوندے ونیلی دی، نو هغه غلے دا وو چه صرف دوه وو، بل هیچا پکنی د No آواز نه دے کړے، نو حما خو دا خیال وو چه د مسلم لیگ ملگری دوستان خمونږه چه دی نو دوی ورسره د Yes آواز اوکړو خکه دومره په غټ آواز باندے Yes اوشو نو چه کله دومره په غټ آواز باندے د Yes آواز اوشو او No صرف معمولی یو کس دوه راغلل نو د رولز مطابق دغه هم کافی وک. بیا ضرورت نه وو Show hands ته یا دغه ته، ما د هغه باوجود ستاسو په نوبتس کښی خکه راوسته ما اووے نه، بیا هم کیدے شی چه د چا په زیره کښی وی، No په آواز باندے، تاسو خو ډیره ښه فیصله

اوکړه چه د Yes خو عام دے خو که No کښی هغه دوه آواز چه راغلے دی که هغه غوک وی نو هغوی د پاسی، نو هغه پته اولږیده چه په هغه کښی صرف سلیم خان او همایون خان Against کښی پاسیدو۔ واضح شوه خبره چه په هافس کښی صرف دوه کسان د دے خلاف دی، دوه کسان، او باقی هیڅوک په خلاف کښی نه پاسیدو اوس دا خبره چه یره په دے هافس کښی هم دا خبره چا اونکره، لکه د مسلم لیگ مشر تقریر اوکړو هغه دا خبره اونه کړه په

خپل تقریر کښې چې مونږه Abstain کوفو۔ خو هغه دا یو تجویز ورکړو چې که داسه اوشی هغه تجویز سره چا اتفاق هم اونکړو بیا هغه کیناستو، بیا نه هغه دا ذکر کړې دے، نه د هغه په ملگرو کښې بل چا کړې دے چې مونږه Abstain کوو، دا ذکر چا نه دے کړې نو په yes کښې دوی او مونږه ټول شریک شوی وو۔ اوس د هغه وروستو که نن یو سرے مخالفت کوی نو دا خما خیال دے، زیاتے دے۔ بیا بی بی دا خبره اوکړه چې پښتون ولی کښې چې تاسو مونږه سره تعاون اوکړو نو د پښتون ولی اصول دا دی چې زه به هم تاسو سره تعاون کوم۔ قرآن هم وائی مونږه ته جناب سپیکر صاحب،

"فَادْكُرُونِي اَدْكُرْكُمْ" که تاسو زه یاد کړم نو خدائے پاک وائی زه به تاسو یاد کړم، دا اصول مونږه ته اسلام ښودلی دی او پښتو هم مونږه ته دا ښاننی چې مونږه دے که ځکه تاسو سره تعاون د نیک نیتۍ د پاره کړې وو چې مسلم لیگ هم په دے کښې یو دی او دا ټول د صوبے د مفادو د پاره خبره ده، نو په هغه وخت کښې چې خلاف نه شو اوس مونږه په یوه خبره کښې حمایت اوکړو نو انشاء الله تعالیٰ په هره جائزه خبره کښې به مونږه بیا تاسو سره حمایت کوو او مونږه هم پښتانه یو، د یوے خبرے چې یو خل څه لږ حمایت اوکړو نو مونږه به واپس تښتو نه، څو پورے تاسو نه یو زغلولی حمایت به درسره لږ نور هم زیات اوساتو۔ دے سره سره زه معافی غواړمه، خو پکار دا وه چې نن بی بی سپین څادر په سر کړې وے دا خو د خوشحالی موقع ده۔ (تالیان) نو دے تور په سر کړې دے۔ څه د غم غوندے اظهار نے کړې دے، د خوشحالی اظهار پکار وو نن مبارکی ورله ورکوم چې پنځوس کاله پس بیا هغه خپل کوشش نے کامیاب کړو، اونے

گتلو (تالیاں) چہ کوم آواز د پارہ دوی پنخوس کالہ مخکین چنے وھلے
دی۔ (تالیاں)

بیگم نسیم ولی خان، خما د پیر محمد خان د دے تجویز سرہ اتفاق دے۔ نن
چونکہ یخنی وہ خما سپین گرم خادر پہ موقع نہ وو، ما خکہ سپین خادر،
غہ د روایاتو پہ حساب پکار دا وے چہ ما سور خادر پہ سر کرے وے، ہغہ
خما د عمر سرہ نہ بنانی زہ یو ورکو تے شان وضاحت کول غوارم سلیم خان
اووے چہ پہ دے ہاؤس کنن ہیچا دا او نہ وئیل چہ د دوی سرہ معاہدہ شتہ،
حکومتونہ پہ Alliances چلیری، پہ معاہدو نہ، مسلم لیگ تہ ہم پتہ دہ
او مونزہ تہ ہم پتہ دہ چہ خمونزہ معاہدہ شتہ او کہ نشتہ او کہ د پختونخوا
پہ مسئلہ کہ د معاہدے تپوس کوئی نو خما نہ د نہ کوی۔ دا بہ ورتہ او وایم
چہ لار د شی د میان نواز شریف صاحب نہ د تپوس او کپی چہ آیا د ہغہ
مونزہ سرہ غہ معاہدہ شتہ او کہ نہ شتہ۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! زہ صرف یو وضاحت کول
غوارمہ نن "خبریں" اخبار لیکلی وو چہ مونزہ دا قرارداد واپس اخستے دے
پختونستان والا، نو پہ ہغے کنن جی ما ترمیم کرے وو د پختونخوا، مونزہ
واپس نہ دے اغستے، پہ ہغے کنن مونزہ ترمیم او کرو او ہغہ مونزہ
پختونخوا کرو جی۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میں ذرہ ہٹ کر، آپ کی اجازت ہو تو ہٹ کر بات کرونگا
یہ جو موضوع ہے، میں نے کل کوشش یہ کی تھی اور یہ کوشش صرف میں نے سلیم سیف
اللہ خان کے لئے کی تھی کہ انگریزی "آٹھروں" کا بھی حوالہ دیا تھا کیونکہ مستند بات ان
کے لئے یہ ہے کہ اگر وہ لندن سے بہر حال اس کا بھی اثر نہیں ہوا۔ دوسرا یہ ہے کہ

ہمایون سیف اللہ خان صاحب نے یہ کہا ہے کہ میں اپنے بھائی کے لئے، چھوٹے بھائی کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ قرارداد کے خلاف نہیں تھے اپنے بھائی کی خاطر انہوں نے انکی حمایت کی ہے۔ جناب سپیکر! سلیم صاحب نے ایک اور بات پشاور کے حوالے سے کی تھی کہ جی کل یہ کہیں گے کہ پشاور کا نام بدلیں جی کیوں بدلیں جی ہم تو پرانے ناموں پہ'۔۔۔

جناب علی افضل خان جدون، جناب سپیکر! تھوڑی سی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ یہ "آئٹروں" نہیں ہوتا 'Authors ہوتے ہیں' انگریزی Authors گواہ رہیں گے۔۔۔

(تالیاں)

حاجی محمد عدیل، تھینک یو جی، شکر ہے کہ انہوں نے میری اس غلطی کی اصلاح کی انشاناللہ میں ان کی یونسی اصلاح کرتا رہوں گا جناب سپیکر، پشاور بہت پرانا نام ہے ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہم نے تو جتنوٹخوا کا بھی کہا ہے کہ یہ تین ہزار سال پرانا نام ہے، پچھلے زمانے میں جی سنسکرت میں پشیہ جو ہے وہ بھول کو کہتے تھے اور یہ پشاور جو ہے یہ بھولوں کا شہر کہلاتا تھا بلکہ توزک بابری میں بھی ذکر ہے۔ اسکے علاوہ روڈ یا ڈکینگ نے بھی اپنی نظم اس پر لکھی ہے۔ یہ پشاور رہے گا انشاء اللہ یہ پشاور پرانا نام ہے ہم پرانے نام بدلتے نہیں ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! اب تو مجھے اجازت ہوگی On personal explanation حاجی عدیل صاحب لندن کی باتیں کرتے ہیں میں ذرہ ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اب حال ہی میں ملکہ برطانیہ آئی تھیں اور جتنی حکومت نے بلکہ میں نے تو اخباروں میں پڑھا تھا کہ ہمارے سپیکر صاحب جو ہیں، الہی بخش سومرو صاحب، انہوں نے تو کہا تھا کہ میں تو اب بھی آپ کا Loyal subject ہوں اور ہمارے وسیم سجاد صاحب نے فرمایا ہے کہ اب بھی آپ میری ملکہ ہیں تو آپ کس کی باتیں کر رہے ہیں۔ تو

میری صرف یہ گزارش ہے کہ کم از کم لکی مروت جو ہے وہ صوبہ سرحد میں ہے انشاء اللہ اور سرگودھا والے کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سرگودھے سے آکر وہ یہاں پر پختونو کے حق میں باتیں کر رہے ہیں۔ میں ان کا کاش کہ وہ زبان بھی سیکھ لیں۔

پشتو کہیں لڑے خبرے شروع کرے وہ نو مونڑہ لڑ دھغے نور ہم دغہ کوو۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! اگر انکا اشارہ میری طرف ہے تو لوگوں کو تو یہ بھی پتہ

ہے کہ وہ تنگ کونے تنگ ہیں، ان کی *+++++++ اور ان کو پتہ ہے اور میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ میرا خاندان یہاں ڈھائی ہزار سال سے آباد ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، یہ واپس لینا چاہئے *+++++++

جناب سپیکر، No, expunged, these are expunged. نہیں جی، نہیں جی۔

جناب عاشق رضا سواتی، پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب سپیکر صاحب! مہربانی جی یو منٹ رالہ راکرے خمونڑہ خویوہ گلہ دہ جی ملک صاحب یو منٹ کینبہ خمونڑہ خو یوہ گلہ دہ ستاسو نہ سپیکر صاحب، مخنکہ چہ علی افضل خان جدون صاحب اووے چہ تاسو خو Custodian نے نو دا دے گس لاس تہ خو ستاسو زیاتہ مہربانی دہ او دے خی لاس تاسو دومرہ نظر کرم نہ ساتے جی مونڑہ خودا پروں نہ پاسو او کینبہ او تاسو مونڑہ تہ ہدو نظر نہ

* منگم جناب سپیکر صاحب حذف کیا گیا۔

ساتے او زه خو ستاسو په وساطت نجم الدين خان، پير محمد خان او اکرم خان دُرانی صاحب ته دا عرض کومه چه يره په هره خبره باندے مه پاسنی او پوانت آف آرډر، او چه پوانت آف آرډر اوشی جی او دے وانی چه د دے نه فاندے اغستله او مونږه هم ستاسو مسلمانان روڼږه يو۔ مونږه له هم فاندے اغستلو د پاره لږ غوندے Chance راکړئ۔ په پوانت آف آرډر باندے ولاړ يمہ سر چه يو ډيره اهم مسئله چه تلاوت اوشی نو د دے نه پس کله په پښتو کښ ترجمه اوشی او کله په اُردو کښ اوشی۔ خما خو دا گزارش دے جی۔

جناب سپيکر، زه دهغه جواب ورکوم۔

جناب پير محمد خان، دا جی په رولز کښ ليکلی دی چه کله په پښتو کښ ترجمه کيږی دا په رولز کښ شته خو دوی ته پته نه شته۔

جناب عاشق رضا سواتی، چه روزانه روزانه په پښتو او په اُردو دواړو کښ جی ترجمے اوشی چه خمونږه په دے پريس گيلری کښ هم دا خلق ناست دی او خمونږه اراکين هم دلته کښ داسے شته چه په پښتو باندے نه پوهيږی او وزيتر گيلری کښ هم داسے خلق ناست دی۔

جناب سپيکر، دهغه زه تاسو له جواب درکومه جی يو خو خمونږه په خپل رولز کښ دا accomodation شته، درے واره ژبے دی خو مولانا صاحب يو ورخ په پښتو کښ کوی، يوه ورخ په اُردو کښ کوی۔ د دے د پاره چه لږ ستاسو بتانم هم پکښ Business ته پاته شی۔ خمونږه خو دا کوشش وی۔

جناب عاشق رضا سواتی، نه جی دا خو داسے يو اهم مسئله ده، دا چه مونږه نورے دومره خبره کوو، که په هغه باندے يو دوه منښه زيات اولږی چه په دواړو ژبو کښ دا ترجمه اوشی۔

جناب سپیکر، سبہ پہ دے بہ ہم بحث اوکرو انشاء اللہ، تاسو غہ وخت کسب دغہ راشے۔

ملک جہانزیب خان، پواننت آف آرر سر، جناب سپیکر صاحب! ڊیره شکریه، مخکسب خما دے مشرانو خبرے اوکړے، زه صرف دا وضاحت کومه چه الحمد لله مونږه بتول پښتانه یو، په صوبه سرحد کسب اکثریت خمونږه د پښتنو دے او د پښتون قوم خصوصیات دا دی چه پښتون د پنخو تګونہ جوړ دے "پت، بښګره، تورہ، وعده او ننګه چه دا پنخه خبرے په کوم سړی کسب موجود وی نو هغه ته پښتون وئیلے شی خوزه به دا عرض اوکړمه چه مونږه د مختلفو نظریاتو خلق یو، مختلفو جماعتونو کسب ترلی یو، دا پښتو یا د پښتون والی دعوی کول چه کوم دی، دا د یو سړی کارنه دے، د یو فرد کارنه دے، د یو جماعت کارنه دے، مونږه بتول پښتانه یو، خوزه د دے خپل نجم الدین رورنه دا تپوس کومه چه دا قرارداد تا په نیک نیتی باندے پیش کړے دے، که دا تا د دے د پاره پیش کړے دے چه یره مونږه د دوی په مینخ کسب غه اختلاف پیدا کړو۔ نجم الدین روره نو بیا خو "انما الاعمال بالنیات" بیا دے دا خبره د نیت نه ده۔ بله جی دا وضاحت کوم چه د نجم الدین خان-----

جناب سپیکر، دا Question's Hour ستاسو لارو گورے، زه تاسو ته وایم۔

ملک جہانزیب خان، یو عرض کومه سر! ---

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دا Question's Hour دے او دے د

چا په زړونو عالم نه دے چه دهغه په زړه کسب غه دی۔ ظاہری خو۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، جناب سپیکر! آج ہمہ کا دن ہے

جناب مہربانی کر کے Question's Hour شروع کریں، سارے ایم پی ایز کے Questions ہیں۔

ملک جہانزیب خان، دا نجم الدین خان رور جی او دا حمید خان چہ د ہفتہ ہم د پیپلز پارٹنی سرہ تعلق دے۔ ہفتہ ہم قرارداد نمبر 76 رالیلے وو۔ چہ زہ کوہستان صوبہ غواہم نو تاسو رورنو و خپلو مینخ کنس صلاح کرے وہ یا تاسو چہ واینی شیرپاؤ خان دا دعویٰ کوی چہ نجم الدین خما پہ وینا باندے۔ جناب سیکر: گورنی جی دا شے اوس پہ پوائنٹ آف آرڈر کنس خو نہ راخی کنہ، نو بیا خمونہ رور وائی چہ ہغوی لہ تانم نہ ورکوی۔ تاسو مہربانی اوکرنی لہ تشریف کیردنی جی۔

جناب نجم الدین، On personal explanation sir, سر زہ پہ Personal explanation باندے ولاریم۔

جناب فرید خان طوقان (وزیر خوراک)، سپیکر صاحب! دا Question's Hour چہ کوم شروع کیڑی، د ہفتے جوابونہ بہ راخی۔ دیر ضروری سوالونہ دی خو پہ دے کنس بتولو نہ زیاتہ خبرہ پکنس دا راغللہ چہ زہ پہ آخر کنس، خمونہ آزاد ممبران صاحبان چہ کوم دی غنی الرحمان صاحب شولو، یوسف ترند صاحب شولو، ثقیب اللہ خان شولو او میان انور علی صاحب شولو او دغہ شان حبیب اللہ خان کنہی صاحب شولو۔ د پیر محمد خان خو بی بی شکریہ ادا کرے دے۔ د دوی انتہائی زیاتہ شکریہ ادا کوو۔ (تالیان) د ہغوی اوس فردا فردا نوم اخلو او کہ تاسو Question's Hour شروع کوو نو شروع نے کرنی۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی، جناب سپیکر صاحب! یو وضاحت کوم جی دے فرید

جناب نجم الدين، سر! خدا د تره د خونے متعلق خبره نے اوکره جی هغه قرارداد ورکړے وو لیکن چه کله هغوی ته د پارټی احکامات ملاؤ شول چه ته خپل قرارداد واپس واخله، هغوی د هغو احکاماتو مطابق هیش خبره په هغه نه ده کړے او خپل قرارداد نے واپس اغسته دے۔ نو خدا عرض دادے جی جهانزیب خان ته دا خبره نه دی پکار، خکه چه مونږ د پارټی پابند یو۔

جناب سپیکر، بس کینټی، جی، بس تهیک ده جی کینټی

جناب نجم الدين، د دوی خو هیش پته نه لری، پته نے پروں اولکیدا چه بنکاره شوه۔ ووت نے هم ورکړو، خمونږ سره نے ملگرتیا هم اوکره، خبره ته غور کیرده۔ او نن ترینه منکر دی۔

ملک جهانزیب خان، زه جی افسوس کوم چه د نجم الدين خان پلار خمونږ سره په مسلم لیگ کین دے۔

جناب سپیکر، عبدالسبحان خان جی

ملک جهانزیب خان، او هغه خمونږ د مسلم لیگ د صدارت دعوی کوی او دے وائی ستاد پارټی، نو بیا دے د پلار خبره ولے نه منی۔

جناب نجم الدين، خدا خپل نظریات دی خدا د پلار خپل نظریات دی جی۔

جناب سپیکر، ذاتی Attacks مه کونی جی

جناب عبدالسبحان خان، سپیکر صاحب! دیره مننه جی، دیرے خوږے خوږے خبرے اوشولے۔ د جدون د خبرو نه پس بیا ضرورت هم نشته دے چه هغه اووے چه مونږه Abstain کړے دے، د پارټی پیر صاحب هم جړکا کړے ده۔ خو زه د اپوزیشن په نوټس کین یوه خبره راولم۔ هغوی دے

خبرے له هغه بل غوندے رنگ ورکوی۔ زه هغوی ته تاريخی واقعات وایم چه تاسو بیا بیا دا خبره، چه تاسو بی بی ته وایتی چه یره مونږه د دے صوبے د ترقی د پاره به په هر جائز کار کښ تاسو سره ملگری یو۔ نو په دے کښ چه کوم سرے د صوبائی اسمبلی ممبر منتخب شوه دے۔ هغه دلته کښ سوگند پورته کړے دے۔ بیا خمونږه مسلم لیگ یوه پارټی ده، چا چه پاکستان جوړ کړے دے او عوامی نیشنل پارټی په دے صوبه سرحد کښ بله ورپسے دوئم نمبر لویه پارټی ده۔ د سمندر نه یو نهر اوخی په یو طرف راتافوشی او بل نهر اوخی په بل طرف راتافوشی خو د دواړو نهرونو کار د هغه وطن د هغه علاقے سیرابول دی۔ آبیاری ده۔ (تالیان) نیشنلکے راویستل دی، سپرله راویستل دی نو که چرے د چا دا خیال وی نو دا یو تاریخی حقیقت دے چه کله قائداعظم په 1947ء کښ دلته کښ راتللو نو هغه باچا خان او پاکتر خان له دعوت ورکړو، په هغه وخت کښ کار وونه، قدا محمد خان ته معلومه ده، ژوندے دے، هغه د دے واقعاتو گواه دے۔ ونیله دی چه د دے پاکستان د تعمیر او د ترقی د پاره باچا خان د خما نه بنی لاس ته کیښی او پاکتر خان د خما نه کس لاس ته کیښی، دا هغه زاړه واقعات دی او زه فخر کوم چه میان نواز شریف نن هغه خبره پریکتیکلی ثابته کړه (تالیان) چه یو طرف ته ترے بیگم نسیم ولی خان ناسته وی او بل طرف ته ترینه خان عبدالولی خان ناست وی۔ د دے صوبے د حقوقو د پاره په رومبنی خل باندے که هغه د اوبو تقسیم دے او که هغه این ایف سی ایوارڈ دے۔ هغه د میان نواز شریف د مسلم لیگ په حکومت کښ شوه دے او انشاء الله د میان نواز شریف په قیادت کښ که چرے د چا دا خیال وی اختلاف راته په هره

خبرہ باندے راتلے شی، دا یو جمہوری حق دے خو پہ مونرہ کنس اختلافات
نشی راتلے چہ تر غو پورے میاں نواز شریف ژوندے دے او فیصلہ دہ۔۔۔

(تالیاں)

دا د ضد پیتو بہ پریردم
تہ چہ یار شوے درقیب، رقیب بہ یار کرم

(نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات)

Mr. Speaker: Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please ask his

Question No. 63

*63 جناب پیر محمد خان، سوال نمبر 63، کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ

- (ا) آیا یہ درست ہے کہ سید و گروپ آف ہاسپٹلز صوبے کا تیسرا بڑا ہسپتال ہے؟
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں انسٹیمیزیا کی مشین بھی نصب ہے؟
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشین کئی سالوں سے خراب پڑی ہے؟
(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ مشین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب منشاء اللہ خان میاں خیل (وزیر صحت)، (ا) جی نہیں

(ب) مذکورہ ہسپتال میں انسٹیمیزیا کی 9 مشینیں نصب ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا 9 مشینوں میں سے چار مشینیں چالو حالت میں ہیں جبکہ پانچ خراب ہیں۔

(د) مالی مشکلات کی وجہ سے ان مشینوں کی تبدیلی میں کچھ دشواریاں حاصل ہیں۔ تاہم

حکومت بیرونی مالی ایجنسیوں کے ساتھ کوشش میں تا حال مصروف ہے کہ ہمارے سب

بڑے ہسپتالوں میں مشینری کی تبدیلی اور جدید بنانے کیلئے رقوم مہیا کرنے میں ان

ایجنسیوں کی ردعمل حوصلہ افزا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جلد ہم ایک بڑے نوعیت کے پروگرام پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب پیر محمد خان، ایک تو میں یہ پوچھوں گا وزیر صاحب سے کہ میرا سوال نمبر 311 کا جواب جو ضلع سوات سے آیا ہے 'آج کیوں پیش نہیں کیا گیا' اور اسی سوال کے بارے میں بھی ضمنی سوالات کروں گا۔ ایک یہ ہے جناب سپیکر صاحب، میں نے جو پوچھا تھا کہ سید و گروپ آف ہاسپٹلز میں انسٹیٹھزیا کے مشینیں کئی سالوں سے خراب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ 9 مشینیں ہیں جن میں سے پانچ خراب ہیں تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ کب سے یہ پانچ مشینیں خراب پڑی ہیں اور کیا گذشتہ بجٹ میں انہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان پانچ خراب مشینوں کو بدلنے کیلئے ڈیمانڈ کیا تھا؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اسمبلی کے کارروائی میں جو Question's Hour تھا وہ تو ویسے گزر چکا ہے اصولاً تو ان کو Lapse ہونا چاہئے تھا لیکن بہر کیف اس میں اگر---

(تہفہ)

جناب سپیکر، قانونی پوائنٹ خو نے Arise کرے دے۔ خو دا دہ چہ First Hour of the Assembly کنہ بل شخ خو لانہ دے شروع شوے۔۔۔ (تہفہ) نو
خما خیال دے دانور خیز ونہ بہ Lapse شی۔۔۔ (تہفہ)

وزیر صحت، سر! اس کے لئے چونکہ جواب سے میرے خیال میں وہ مطمئن نظر آتا ہے انہوں نے ایک ضمنی سوال کیا ہے اس میں میں جناب ممبر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بھی وضاحت دی گئی ہے کہ ایجنسیوں کا Concern لیا گیا ہے اور وہ اس پر رضامند ہیں انشاء اللہ اس کے لئے رقوم مہیا کرنے میں 'I hope کہ انشاء اللہ وہ جو جلدی ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

جناب پیر محمد خان، کیسے جلدی، جناب سپیکر! میں نے تو اپنے صوبے کی حکومت سے

یہ سوال پوچھا ہے میں نے ایجنسیوں سے نہیں، مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ ملاکنڈ ایجنسی کی بات کر رہے ہیں یا خیر ایجنسی کی یا کس ایجنسی کی، میں نے تو صوبائی حکومت سے پوچھا ہے۔ بیرونی ایجنسیوں کا پتہ نہیں ہے کہ بیرونی ایجنسیاں ہیں بھی کہ نہیں اور وہ کون کونسی ایجنسیاں ہیں کہ جو ہمارے لئے ہسپتال بناتی ہیں مشینیں لیتی ہیں۔ میں نے اپنی حکومت سے پوچھا ہے کہ سیدو ہسپتال میں انسٹہیزیا کی مشینیں خراب ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ کل 9 مشینیں ہیں۔ جن میں سے 5 خراب ہیں۔ میں نے سوال کیا ہے کہ یہ پانچ کب سے خراب پڑی ہیں؟ اور جو بجٹ گزرا ہے ہماری اسی صوبائی اسمبلی نے جون میں پاس کیا ہے تو اس میں انہوں نے ڈیمانڈ نہیں کیا تھا؟ یا ڈیمانڈ کیا تھا؟ محکمہ خزانہ نے نہیں مانا۔

جناب سپیکر: خما خیال دے د منسٹر صاحب مطلب دا دے چہ Donor Agencies سرہ بہ سخہ خبرہ شوی وی او هغوی بہ ورسره Promise کرے وی-Persue نے کرنی کنہ جی۔

وزیر صحت: سر! یہی بات ہے اور یہ خوب جانتے ہیں کہ ہمارے ہیلتھ کے جو پراجیکٹ ہیں وہ ڈونر ایجنسیوں کے تھرو چل رہے ہیں اور اسی کے تحت سارا پروگرام چل رہا ہے۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! یو ضمنی سوال کوم۔ ہمارے ضلع میں ایک بڑے ہسپتال پر کام ہو رہا تھا۔ کام تو بند ہو گیا پلو ٹھیک ہے، فنڈ نہیں ہے کچھ ایسی مشینیں لگی ہوئی ہیں ان پر نوکر نہیں ہیں ایکسے چلانے والے نہیں ہیں۔ پلو فنڈز نہیں ہیں۔ یو بل کار نے شروع کرے دے سپیکر صاحب! دنہ کالہ نہ پہ یو کلی کنیں یوہ ڈسپنسری روانہ وہ۔ هغه نے بدلہ کرہ او بل خانے تہ نے کرہ۔ او کلاس فور نوکران نے در پہ در کرل، د کلی نہ بہر لس لس

میلہ او شل شل میلہ ورائندے دی۔ نوزہ منسٹر صاحب تہ وایم چہ یرہ
منسٹر صاحب ما دا لیکلی راوری دی۔ پروں مے ورکے دی او دا دہ کاپی
مے ورپے راورے دہ چہ بہتی محہ انکوائری پسے اوکے Is it a good
governance? ہم دا جمہوریت پاتے شولو جی کہ بد کوی خو ما سرہ د
اوکری کنہ، تکرہ د شی۔ ووتے نے نہ دے راکے۔ غریب خلقو سرہ، کلاس
فورڈی جی۔ در پہ در نے کری دی، شل شل میلہ لرے نے غورزولی دی۔
دا دے جی لیٹر تاسو تہ پہ حوالہ کوم جی، دوی خو کار نہ کوی۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! اجازت شتہ دے۔ ہمایون خان
خبرہ کوی چہ ددوی د کلی نہ یا ددوی خانے نہ چرتہ ہسپنسری نہ دہ بدلہ
کے۔ دغہ شان واقعہ اوس خو سلیم خان نشتہ دے۔ حما پہ کلی کنس یوہ
ہسپنسری نے کرے وہ مخکنس پہ 1990ء کنس چہ زہ اسمبلی تہ راغلے
ووم۔ نو چہ شخہ وخت ہغہ اسمبلی Dissolve شولہ او Care taker
Government راغے نو سلیم خان خمونز د کلی نہ ہسپنسری ہغہ خپلے
حلقے تہ راورہ۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! دوی خو یو بل نہ بدلے اخلی (تقتہ)
یو د یو ہسپنسری بدلوی او بل د بل، خو دا حما د دے سیدو ہسپتال
پوزیشن دادے۔۔۔۔۔

وزیر صحت، سر! اس کے لئے میں اس Complication میں نہیں جانا چاہتا ہوں کہ یہ
Fresh question اس پہ لے آئیں۔ میں ممبر صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس
بات کا چونکہ وہ ڈائیکٹ میرے نوٹس میں نہیں لائے لیکن انشاء اللہ اس کا میں نوٹس
لوں گا اور اس میں اگر کوئی اس قسم کی غیر قانونی بات سامنے آئی تو انشاء اللہ اس پر

ضرور ہم اب نوٹس لیں گے اور اس پر ہم کارروائی کریں گے۔

ملک جہانزیب خان، خمایو ضمنی سوال دے۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! میرا مشینوں کے بارے میں تسلی بخش جواب انہوں نے نہیں دیا۔ یہ سیدو کی جو پانچ مشینیں خراب ہیں۔ انسٹھیزیا کے بارے میں یہ ہمارے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پیر محمد خان!

جناب پیر محمد خان، میرا ان کے ساتھ کوئی ضد و عناد نہیں ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ہسپتالوں کی یہ جو مشینیں خراب ہیں وہ کس طریقے سے یہ بدلتے ہیں؟ نئی لگاتے ہیں یا پرانی کا مرمت کرتے ہیں؟ اور کب کریں گے؟

وزیر صحت، میری ممبر صاحب سے عرض ہے کہ کوشش تو کی ہے کہ مختصراً لیکن وہ خود بھی جانتے ہیں کہ ہمارے ہیلتھ کے منصوبہ جات میں سیدو گروپ آف ہاسپٹلز کو ہم نے Priority پر لیا ہوا ہے اور اس پر جو بہت بڑے نوعیت کے منصوبے کا پروگرام ہے انشاء اللہ میں ان کو توقع دلاتا ہوں کہ اس پر کام شروع ہو گا جس میں اس مشینوں کے Replacement بھی شامل ہے۔ جہاں تک ان مشینوں کا تعلق ہے سر! تو اس کی لسٹ ان کے سامنے ہے۔ 1947ء سے جو مشینیں ہیں۔ ان کو یقیناً پتہ ہونا چاہئے کہ آؤٹ آف ڈیٹڈ ہیں اور پچاس سال بعد جناب ان کی کیا پوزیشن ہوگی؟ اور ان میں جو خرابیاں آئی ہیں وہ اس وقت ناقابل مرمت ہیں۔

جناب پیر محمد خان، میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب نہیں دیا جناب سپیکر صاحب کہ یہ مشینیں کب سے خراب پڑی ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: پیر محمد خان! خمایو خیال دے تہ خہ داسے ڊیر ڊیر امتحانونہ مه اخله، په لندو باندے راخه۔ خو منسټر صاحب، دا کوشش اوکړنی مهربانی

اوکرنی چه کومے ایجنسیانے دی، دونرز دی کہ بل غه دی۔ تاسو خپل دی جی صاحب ته یا سیکرٹری صاحب ته ہدایات اوکرنی چه دا ڊیره ضروری خبره ده۔ آخر د مشینونو بیا فائده غه ده چه خلق ترینه فائده نشی اغستلے۔ نو دا مہربانی اوکرنی خپل سیکرٹری صاحب ته Instructions ورکرنی چه زر تر زره د دے غه بندوبست اوکری چه د عوامو مسئلہ حل شی۔ تھیک شولہ جی۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! د پیر پہ ورخ خما خیال دے تیاری ته سم شوی نہ دی۔ خما سوال نمبر 311 دے او هغه ما د هغه د پارہ دا فائل روزانہ به راورلو چه کله به راخی۔ نو د هغه سوال جواب ولے نہ دے راغله؟ خکه چه د سوات نہ رالیزلے شوے دے۔ دا د هغه فائل دے۔ د یو دوه کسانو د ٲرانسفر په باره کښی تفصیل دے۔ 24 پیرے دا ٲرانسفرے شوے دی ما ورپسے دا روغ فائل راورے دے نو دا 311 نمبر سوال دا جواب دوی ماته ولے نہ دے رالیزلے؟

جناب سپیکر، د دے سوال ٲوس کوئی جی، چه دا ولے نہ دے راغله۔

وزیر صحت، سر! مجھے تو جو آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ سے لٹ ملی ہے ان کے جوابات ہم لانے ہیں تو یہ سوال جب اسمبلی سیکرٹریٹ بھیجے گا تو اس کا جواب بھی ان کو مل جائے گا۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! د سیکرٹیریٲا نہ ہم تلے دے د سوات نہ نے جواب دلته کښی راغله دے۔ ما سره نے ہم تفصیل دے۔ دا دے هاوس ته ولے نہ پیش کیږی؟

جناب سپیکر، دا چیک کرنی جی چه بیا دغه راخی په هغه کښی نے ورته پیش

کرنی۔

ملک جہانزیب خان، حما یو عرض دے، د دے ہیلمہ دیپارتمنت سرہ نے تعلق دے۔ پرون یوہ واقع شوے ده جی، حما د خپلو سترگو پہ مخکین، حما د بچی اپریشن وو د حبیب میڈیکل کمپلیکس کمرہ نمبر 11 کین، هلته کین د کوہاټ یوہ زنانہ نے راوړه، او دهغه اپریشن یو ډاکټر اوکړو۔

بلکه هغه اپریشن نه وو، هغه زنانہ نے دننه حاله کړله۔ خکه چه کله هغه دغه بهر ته راووتو، هغه سټریچر کین نے هغه زنانہ راوویسته نو هغه خپلو خلقو هم ټولو چغه وهله۔ د کوہاټ وو او نوم نے جی کلناز دے او د دے زنانہ مرئی ته بیا هغه خاوند او بچو نے د پلاسټک گنتی نیولے وے، وینه ترے تله۔ نوزه دا ټپوس کوم چه اپریشن اوشی نو بیا خو وینا نه خی او ډاکټر د اپریشن تهیتر نه اوتختیدو۔ نوزه د دے معزز ایوان د ایډمنسټریټر او ستا سو په نوټس کین دا خبره راوړم چه هغه زنانہ مړه شوه هغه زنانہ دومره چغه اووهله او ډیر فریادونه نے اوکړل او هغه له جی ډاکټر رانغلو۔ باربار مونږه ډاکټر ته په ټیلیفون باندے هم کوشش اوکړو خو هغه زنانہ مړه شوه۔ د کوہاټ ده او نوم نے کلناز دے او د ډاکټر نوم دے ډاکټر مصطفیٰ کمال۔ د هغه متعلق بیا ما ته دا اووئیلے شو چه ده چرنه هم اپریشن کړے دے نو هغه انسان د ده نه مړ دے او د ده چرته هم اپریشن کامیاب شوے نه دے او ده باندے اوس غوک اپریشنونه هم نه کوی۔ نو ستاسوپه نوټس کین دا خبره راوړم چه د دے ډاکټر خلاف انکوائری اوکړنی او چه دا کومه زنانہ مړه ده نو دا مهربانی اوکړنی چه دا ولے دا ظلم کیږی؟

جناب سپیکر: د دے خو Best course دا دے، د هغه که غوک لواحقین وی

نوہغوی دِ پولیس کین رپورٹ اوکری - ہرقسم دغہ چہ وی، رپورٹ دِ اوکری دہغے بارہ کین یا دِ Civil suit اوکری نو کہ بیا پرے ایکشن وا نغستو شو نو تاسو بیا دلته راشنی پہ ہاؤس کین نے اوچت کرنی نو مونڑہ بہ ہغوی تہ اووایو چہ ولے مو ایکشن نہ دے اغستے - Best course خو بہ دا وی جی -

ملک جہازیب خان: کہ خمونڑہ صحت دِ پیار تمنت غہ بندوبست اوکری چہ کوم خلق داکتران نہ وی او ہغوی اپریشونہ کوی نو چہ کم از کم پہ دے خلقو پابندی اولگوی او کہ غوک داکتران نہ وی او ہغہ اپریشن کوی نو چہ ہغوی تہ سزا ملاؤشی - د دے غہ بندوبست د محکمے د طرف نہ پکار دے -

جناب مناء اللہ خان مائخیل (وزیر صحت): کیونکہ ممبر صاحب نے یہ بات نوٹس میں لائی ہے۔ میں ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کا میں *Suo moto action* بھی لے لوں گا اور مجھے یہ بات پوری سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے حبیب میڈیکل کمپلیکس کی بات کی ہے شاید وہ پرائیویٹ ہو گا ہمارے -----

جناب سپیکر: ہغہ پیپرز بیا دوی تہ ورکرنی جی - منسٹر صاحب وائی زہ بہ *Suo moto action* بہ پرے واخلم - دا بیا ورتہ ---

ملک جہازیب خان: دا جی ایم پی ایز ہم ما نہ تپوس کوی، دا خبرہ لڑہ ضروری دہ - او دا ایم پی ایز پرے خفہ کیری - دا حبیب میڈیکل کمپلیکس کین خمونڑہ گیارہ نمبر کمرہ وہ او مونڑہ تہ غالباً مخامخ سات آتہ نمبر کمرہ کین دا واقعات جی او شو - مونڑہ تول ورتہ ولاڑ وو او د اپریشن تھیتر نہ عبد الرحمان خان صاحب -----

حاجی عبد الرحمان خان: دامشن ہسپتال سرہ دے او پرائیویٹ ہسپتال دے۔

وزیر صحت: نو پرائیویٹ کنٹری اوس مونڑہ ، ہفہ خو پولیس ایکشن اغستے

شى - How we can take action?

ملک جمائزب خان: د اپریشن تھیٹر نہ چہ کلہ دا زنانہ راوتلہ نو د ہفہ مرئی تہ نے د پلاسٹک گٹنی نیولے وے او ہفہ چغے ویستے او ڈاکٹر جی غائب وو۔ د ڈاکٹر نوم مصطفیٰ کمال دے۔ ماترے نوم واغستو او ہفہ بتول ستاف ما لہ دا نوم راکرو چہ د خدانے د پارہ دا ڈاکٹر راخی او اپریشنونہ کون او دا ڈاکٹر نہ دے۔

جناب اکرم خان درانی: سپیکر صاحب! د دے نہ خو غیہ خبرہ نشہ دے چہ یو ایم پی اے دے گواہ دے چہ ہفہ نہ بل شہادت تہ خو ضرورت ہم نشہ حکہ چہ دہ پہ خپلہ لیدلے دے نو د دے خلاف غہ ایکشن واغستے شی او د اوشہادت چہ دے، د دے نہ خو بل قابل قبول شہادت شتہ نہ جی۔

جناب سپیکر: دا جی تاسو پہ دی غور اوکرتی کنہ۔۔۔

جناب اکرم خان درانی: او پکار دا دہ جی ایس ایس پی دہم خپلہ کارروائی اوکری۔

جناب سپیکر: ہفہ بہ درشی تاسو ہغوی تہ ہم او وایتی چہ باقاعدہ پرے خپلہ کارروائی اوکری۔

وزیر صحت: لیگل حدود کنٹری مونڑہ ایکشن اغستو تہ تیار یو۔ پہ دے چہ دا اوس پرائیویٹ میڈیکل ہسپتال دے، نو دے کنٹری۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ ہفہ ڈاکٹر کہ دغہ وی۔

ملک جہانزیب خان: جناب پہ دے غمیز چہ مسئلہ روانہ دہ دامیاں صاحب ---

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! دا خو انسانی مسئلہ دہ۔ وزیر صاحب لمپکار دی چہ نیغ پہ نیغہ او وائی۔ ڈاکٹر کہ پرائیویٹ ہم دے نو ہفہ بہ خلق حالوی۔ عام سرے چہ چا تہ غہ او وائی حکومت نے نیوے شی دا خو لا ڈاکٹر دے او د ڈاکٹر پہ کلینک کنبں داسے خبرہ غنگہ وی۔
جناب سپیکر: دامانیک آن کرنی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! چہ پولیس پکنی ایف انی آر درج کری نو بیا ہفے کنبں مطلب دا دے چہ مونزہ خپل اختیارات دی نو ہفے کنبں انشاء اللہ، ما خو ورتہ اووے چہ زہ بہ *Suo moto action* اخلم۔

ملک جہانزیب خان: جناب سپیکر صاحب! خبرہ جی دا دہ چہ خما د دے ماشوم تہ د اپنڈکس تکلیف وو، ما مجبوراً دے پرائیویٹ ہسپتال تہ خکہ یورو چہ زہ لیدی ریڈنگ ہسپتال تہ لارم نو ہلتہ ماتہ ڈاکٹر اووے چہ دہ اپنڈکس نشتہ۔ پہ ہفہ ہلک باندے بیا تکلیف راغلو نو بیا ما مجبوراً پرائیویٹ سرجن ولایت سید تہ او بنایو، نو ہفہ دیر بنہ آپریشن د ہفہ اوکرو خو پہ ہفہ آپریشن تھیتر کنبں چہ پروں کوم آپریشن اوشو نو ہفہ ڈاکٹر بل وو او د ہفہ متعلق دا خبرہ دہ جی چہ تاسو باندے د خدانے نہ راوی۔ دے پرائیویٹ ہسپتال کنبں دا مسئلہ جو رہ دہ، ڈاکٹر نہ وی او بہر نے دلان کینولی وی او خلقو نہ پیسے اخلی او آپریشنونہ کوی۔ دیر خلق تباہ شو او مرہ نے کرل او د ہفے غوک تپوس نہ کوی او د آپریشن نہ مخکنے فیس اخلی، کہ سرے مرشی نو بیا ترے تختی۔ فیس ہم مخکنے اخلی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! خبرہ دیرہ اہم دہ خکہ د انسان د ژوند خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: دا پکار دہ چہ خمونرہ منسٹر صاحب دا د گورنمنٹ پہ نوٹس کنن راولی او پولیس تہ ہم اووانی۔۔۔

جناب پیر محمد خان: پولیس تہ جناب سپیکر صاحب! ہم دغہ ریکوسٹ ما کوو چہ ایس ایس پی تہ د آرڈر اوکری چہ صبا دلته مونرہ تہ رپورٹ پیش کری۔

جناب سپیکر: چہ پہ دے کنن انکوائری اوکری، خما خیال دے دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ او ممبر صاحب چہ پہ کومہ طریقہ باندے اوونیل او خپل Accurate presence ہلتہ بناتی نو بیا خو پکار دہ چہ پہ دے باندے، بلکہ زہ د دلته نہ دا وایم چہ ایس ایس پی د پہ ہغے کنن فوراً انکوائری اوکری او د ممبر صاحب Statement دِ واخلی۔ او پہ دے کنن He should proceed against the Doctor, who so ever he may be.

ملک جہانزیب خان: بالکل سر، زہ خود انسانی ہمدردنی پہ جذبہ کہ وے نو د کوہاٹ زنانہ دہ خو زہ پکنن ہر قسم دعویٰ تہ تیاریم۔

جناب سپیکر: بلکہ دا منسٹر صاحب راغے۔ زہ منسٹر صاحب تہ دا Direction ورکوم چہ ہغہ د پہ دے خبرہ باندے غہ کارروانی اوکری۔ دا ایم پی اے صاحب پاسیدو پہ ہاؤس کنن نے ہغہ خپل روداد پیش کرو چہ زہ پہ حبیب میڈیکل سنٹر د خپل مریض بچے سرہ ووم۔ ہلتہ ما اوکتل چہ یوہ بنخہ نے آپریشن تھیتر نہ راوویستہ، ہغے نہ وینے بہیدے، آپریشن نے ورلہ کرے وو ہغے چغے سرے نے وھلے او د ہغے نہ ہم دغہ شان پہ لارہ

باندے وینے روانے وے او ہفہ ڈاکٹر اوتبتیدو۔ ہفہ بیا مرہ شوہ او وانی
 چہ دا بیا پتہ اولگیدہ چہ دا ڈاکٹر ان ہم بعض بعض دغسے کار کوی چہ
 ہغوی د دلانو پہ ذریعہ باندے پیسے اخلی او پروفیشنلی ہفہ بالکل
 Inefficient دی او ہفہ بئخہ د دہ د Inefficiency د وجے نہ مرہ شوہ - پہ
 لارے ترے وینے تلے نو چہ د دوی دا کوم Statement دے او بیا د خلقو ہلتہ
 کوم Resentment وو نو زہ بہ تاسو دا ہدایات درکوم چہ Please direct
 the authorities چہ ہغوی پہ دے انکوائری اوکری او د آنریبل ممبر
 صاحب سرہ چہ دا کوم نومونہ دی، دا ڈاکومنٹس دی ہفہ د ترے واخلی او
 پہ ہفے باندے باضابطہ According to law proceed کری ولے چہ د دوی
 Testimony چہ کومہ دہ نو ہفہ ڍیرہ Important دہ جی -

جناب بشیر احمد بلور (وزیر قانون)، جناب سپیکر صاحب! مٹنگہ چہ دوی
 او فرمانیل او تاسو ہم حکم اوکرو دا خو بالکل تھیک خبرہ دہ چہ زیاتہ
 شوے دے۔ نو مونزہ بہ بالکل د دے انکوائری ہم کوو او د دوی نہ تپوس بہ
 ہم کوو چہ کوم کوم خلق پکبن Involve دی او چہ کوم ڈاکٹرانو دا
 Neglegance کرے دے نو د ہغوی خلاف بہ ہم مونزہ انشاء اللہ ضرور
 کارروائی کوو۔

Mr. Speaker: Mr. Najmuddin Khan, MPA to please ask his
 question No. 85.

* 85 - جناب نجم الدین: کیا وزیر صحت صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ،
 الف) آیا یہ درست ہے کہ پاتراک ضلع دیر کی آر ایچ سی کی تعمیر کتنی لاگت میں مکمل
 ہوئی ہے؟

ب) کیا مذکورہ آر ایچ سی میں متعلقہ عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

ج) اگر "ب" کا جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں۔

وزیر صحت: (الف) آر ایچ سی پاتراک ضلع دیر مئج 5662655 روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی ہے۔

ب) جی نہیں۔

ج) متعلقہ عملے کی SNE میں چند قانونی اور محکمہ دشاویاں تھیں یہ دشاویاں دور کی جا رہی ہیں امید ہے کہ مستقبل قریب میں اسکی منظوری کر دی جائیگی۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! خما خیال دے د Questions time

ختم دے او خمونہرہ یو ہیر اہم توجہ دلاؤ نوٹس راروان دے۔ خما پہ علاقہ کنس F. D. C والا نے ختم کپی دی نو کہ پہ دے لیول بانڈے، پہ دے بانڈے بہ زہ د منسٹر صاحب پہ ذہن کنس معمولی شان خبرہ کیدم کہ ہفے لہ بتانم ورکپنی یا دا کوم توجہ دلاؤ نوٹس چہ دے دا د صبا، د پیر د ورخے د پارہ کیردنی چہ دا چرتہ Lapse نہ شی۔

جناب سپیکر: تاسو دا Question حل کپنی نو بیا ہسے ہم بتانم پورا دے زہ بیا ہفہ نور بزنس تہ خم۔

جناب نجم الدین: تھیک شوہ سر۔ ما پیرون ہم دا خبرہ کپے وہ پہ پاتراک کنس دوی لیکلی دی 5662655 روپنی پہ ہفہ RHC لکیدلی دی۔ داسے مخکنیے ہفہ BHU پہ ہفے ہم لکیدلی دی۔ خما دا عرض دے دوی وانی چہ محکمانہ او قانونی دشاویانے دی نو دا محکمانہ او قانونی کومے دشاویانے دی چہ دوہ درے کالہ او شو او ہفے تہ ستاف نہ ملاویپی، بلڈنگ دغسے پروت دے او د ہفے نہ خلق کھرکتی اورپی د حکومت پہ لکھونو روپنی

پرے خرچ شوی دی۔ دا کومہ داسے مسئلہ دہ چہ دوی پہ دے باندے کار نہ کوی۔ اکثر خمونزہ پہ کوهستان ایریاء کنیں ہیر بد حالات دی۔ پہ طلحہ ہسپتال کنیں ڈاکٹر مقرر دے لیکن ہلتہ وی نہ۔ پہ کلکوت کنیں دغہ پوزیشن دے پہ بتولہ علاقہ دغہ پوزیشن دے۔ دے خلقو تہ ہیر زیات حالات خراب دی او مشکلات دی ورتہ، منسٹر صاحب د دے خبرے وضاحت اوکری کم از کم چہ یو RHC خو وی کنہ پہ بتول کوهستان کنیں۔
جناب سپیکر: جی۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! پہ دے ضمن کنیں زہ ہم یو عرض کوم۔ 1991ء نہ خما پہ حلقہ کنیں BHU شروع دی۔ یو "متھرا" دہ چہ دمیں روڈ پہ غارہ ورسک تہ خے پہ 1993ء کنیں Complete شوے دے، 1993ء نہ 1996ء پورے خو بہ زہ او منم چہ چا نہ شروع کولہ۔ ہغہ ہم دغے پرتے دی لکہ غننگہ چہ دوی اووے چہ یو د شگنی دہ یو د متھرے دہ۔ دوارہ BHUs پرتے دی، ہلتہ نہ غوک غوکیدار شتہ د حکومت لکھونہ روپنی لگیدلی دی، ہغہ بلڈنگ خرابیری۔ دے کنیں غہ Sense دے چہ ہغہ لہ نہ عملہ استولے کیری او نہ باقاعدہ شروع کیری، دا جورولے مولے؟ نوکہ ما پہ ہغے پوہہ کری۔ ہیر لوئے زیاتے روان دے پکار دہ چہ دا شے سر تہ اورسیری۔ لکہ غننگہ چہ نجم الدین خان واتی داسے مونزہ سرہ ہم دا زیاتے روان دے نو دغہ BHUs خما چہ دی د 1991 نہ تیارے روانے وے تاحالہ ہم دغے پرتے دی پکنیں نہ غوک غوکیدار شتہ او نہ پکنیں ڈاکٹر شتہ او نہ پکنیں غہ شتہ ہغہ بحث خو لا بیل دے چہ مریضان بہ غہ کوی۔ چہ دغلثہ BHU جوریدہ خو د مریضانو د پارہ جوریدہ نو پہ دے شپن کالہ

کہ ہغوی مخہ کوی نو وزیر صاحب تہ مے دا حواست دے چہ مہربانی اوکرہ پہ اول فرصت کنیں دا کوئے BHU's چہ جو رہے شوے دی، دے لہ عملہ او ستاف اولیگنی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: سر! اس میں ایک تو نجم الدین خان صاحب نے تحریک التواء کے ذریعے میرے خیال میں یہی ایک مسئلہ تھا جو کہ انکا آچکا ہے اور اس میں ان کو کافی تفصیلی ہن بارے میں جواب بھی دیا جا چکا ہے اور میرے خیال میں اس وقت انہوں نے اپنے اطمینان کا اظہار بھی کیا تھا، پھر وہی بات Question میں دہرائی گئی ہے۔ یہی پتراکار ایج سی کا جو انکا ایک تحریک التواء ہے وہ بھگت چکا ہے بہر کیف اس میں بھی انکو واضح جواب دیا گیا ہے اور اس میں یقیناً SNE کی منظور ہونے میں جو کہ محکمہ خزانہ کی طرف سے اس پر Observation آتی ہیں انکو پورا کرنے کے لئے جس طرح کہ میں نے عرض کی تھی کہ اس میں بجلی کا ایک مسئلہ تھا تو انشاء اللہ میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں ان ساری دشواریوں کے باوجود محکمہ اس میں کوشاں ہے کہ اس کی جلد سے جلد SNE, sanction کرائی جائے اور انشاء اللہ یہ میں ذاتی طور پر بھی ان کو یہ یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ اس SNE میں خود دلچسپی لوں گا اور ان سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اسی طرح عبد الرحمان کے پوائنٹ بھی نوٹ کر کے اپنے محکمے کو ہدایت کریں۔

وزیر صحت: وہ میں نے نوٹ کر لئے ہیں اور انشاء اللہ وہ اسی کے ساتھ 'بلکہ پورے صوبے میں اس قسم کی جو تعمیرات ہونی ہیں اور ان کی پوسٹیں Sanction نہیں ہونی ہیں انکے لئے۔۔۔

رخصت کے لئے مغرز اراکین کی درخواستیں

جناب سپیکر: ذیل اراکین نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ سردار محمد

مشتاق خان ایم پی اے 14-11-97 جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب ایم پی اے

14-11-97 جناب حمید اللہ خان صاحب ایم پی اے 14-11-97

Is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable

Members?.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: Leave is granted. Mr. Najmuddin Khan, MPA to please move his Adjournment motion No.126 in the house.

تحریریک التواء

جناب نجم الدین: جناب سپیکر! " اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے وہ یہ کہ روزنامہ "آج" مورخہ 27 مارچ 1997 کی اشاعت میں وزیر جنگلات کا بیان شائع ہوا ہے جس کے مطابق FDC کے ملازمین ختم کئے جا رہے ہیں۔ جس سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔"

جناب سپیکر صاحب! مونہہ مخکنیہ ہم نا خبرہ کرے وہ جی۔
خمونہ پہ دے ملاکنہ ڈویژن او ہزارہ ڈویژن کین فارسٹ ڈیویلمینٹ
کارپوریشن جوڑ شوے وو، د ہغے ملازمین حکومت داسے پہ بیدردانہ
طریقے د نوکرونہ ویستلے شوے دی چہ ہغوی تہ تنخواگانے نہ ملاویزی۔
شپارس سوہ کسان ہغوی تہ نہ پہ صحیح طریقہ باندے چہ کوم د گورنمنٹ

پالیسی ده په هغه لیول باندے هغوی ته Golden hand shake ملاؤ شو بلکه هیخ قسم د هغوی تپوس نه دے کرے شوء او هغوی جی د نوکرو نه ویستلے شوء دی - خلقو کښ ډیره بے چینی خوره شوء ده او خلقو د بے روزگاری په لیول باندے، او بیا زه دا هم وایم سر چه یو طرف ته نوکران ویستے کیږی لیکن په هغه کښ ما یو توجه دلاؤ نوټس هم ورکړے دے - یو طرف ته دوی هغه نه نوکران ویستلی دی، دلته انور علی صاحب مخامخ ناست دے د هغه سره سره جی بیا نه هلته ونیلی دی چه دا څوکیداران خو مونږه د نوکرئی نه، نه لرے کوو او په هغه ورخ باندے پکښ نور Appointments کړی دی - آن ریکارډ ده - څما دا عرض دے څما تاسو ته دا درخواست دے چه کم از کم حکومت وعدے کوی د خلقو سره خبرے کوی چه مونږه به بے روزگاری ختمه وو او دا وانی چه منگانی به ختمه وو، امن و آمان به بحال کوو نو کم از کم د خدانے د پاره، هغه بله ورخ خو جی وزیر اعظم صاحب د گولډن هینډ شیک خبره کوله - گولډن هینډ شیک نه هم هغه اوس واپس شوء دے - د ډیرو ډیرو خبرو نه واپس شو نو گولډن هینډ شیک چه اوس ختم شو کم از کم دا به درخواست دے تاسو ته په دے خبره باندے منسټر صاحب د د دے خبرے وضاحت اوکړی او هغه خلقو ته چه کوم کسان تنخواه گانے غریبانانو ته نه ملاویری شل شل کاله او پنځلس پنځلس کاله نوکری هغوی کړے ده او هغه نه بے سهارا په لاره کښ پریښودل نو کم از کم هغه د گولډن هینډ شیک مسئله ختم شی او هغه ملازمین د واپس په خپل خانے واخلی او د دے خبرے د تحقیقات اوشی چه کوم ویستلے شوی دی د هغه په خانے دا نوی کسان ولے اغسته

شوی دی۔ یو طرف ته ئے او باسی او بل طرف ته نوی کسان اغستے کیری۔
 نوخما منسٹر صاحب ته په ده کنس درخواست ده، سوات ترے هم متاثره
 ده، چترال هم متاثره ده، دیر متاثره ده چه په ده خبره شخه عمل درآمد
 اوشی او دا خبره همواره شی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، شکریه جناب سپیکر صاحب! اول دا اردو
 کنس او وایم بیا پینتو کنس او وایم که نه تمول پینتو کنس۔۔۔۔۔ (تہقہ)
آوازیں، پینتو کنس۔

وزیر جنگلات: بنه جی۔ دا د مرکز نه د خنگلاتو په کپائی باندے د دیر وخت نه
 Ban لکیدلے ده جی۔ تقریباً غلورو پینخو کالو نه۔ دا ایف ہی کارپوریشن
 چه ده دا یو کارپوریشن ده او هغوی چونکه کار نه کوو او هغه سپری به
 روزگار نه ناست وو او د هغوی تعداد دیر زیات وو۔ په هغه کنس بیا داسے
 کسان هم وو چه هغوی ته به ئے Seasonal staff وه او Seasonal staff به
 مطلب دا وو چه کله به کار شروع شو نو هغه کنس به هغه کسان ملازمین
 شول او هغوی به راغلل او د Daily wages په بنیاد باندے به ئے کار شروع
 کرو او چه کله به کار ختم شو هغوی به بیا تلل او هغوی د هغه نورستاف
 نه به هم جدا گنرلے کیده، Seasonal staff به نه ورته وه۔ غلور، پینخه
 کاله خو هغوی هسے تنخواگانے واغستے بیا هغه کارپوریشن پخپله باندے دا
 فیصله اوکره چه ده کنس دا Seasonal staff چه کوم ده، ده کنس کمی
 غواری او دوی په گولپن هیند شیک باندے ویستل پکار دی بیا مونر سره په
 کنس هم خبرے اوکرے بیا مونر ورسره کیناستو مونر ورته ونیلے چه تاسو

گولڈن ہینڈ شیک پہ طریقہ سرہ کہ دوہ میاشتے تنخواہ ہم اخلتی ہفہ دوو دوو میاشتو پہ حساب سرہ مونر خبرہ کولہ خو ہفہ چونکہ خمونر پہ ہفہ خبرہ نہ راضی کیدل، بیا عدالت تہ لارل، د ہغوی عدالت دے، National Industrial Relation Commission ہفہ تہ لارل ہلتہ کئیں بیا خپل اپیل اوکرو۔ ہفہ خانے ہم ہفہ کیس جاری دے جی، خو د ہفہ باوجود بیا دلته کئیں ہم لیبر کورٹ تہ مونر ہفہ کیس اولیگلو۔ پہ ہفہ کئیں یو سیکرٹری خزانہ وی، یو سیکرٹری قانون وی او د کارپوریشن نمائندگان وی او د یونین نمائندگان وی۔ مونر وے تاسو کینتی او افہام و تقسیم سرہ د گولڈن ہینڈ شیک پہ سلسلہ کئیں خبرہ اوکرنی او روغہ جوڑہ بانڈے نا خبرہ خلاصہ کرنی۔ د یو طرف نہ خو مونرہ دا دغہ دے جی چہ حکومت قرضدارا دے غہ پیسے نیشتہ او بل طرف تہ مونرہ وایو چہ غوک کارنہ کوی ہم ورلہ ہسے تنخواگانے ورکوئی نو نا دوارہ خبرے د حکومت پہ نظر کئیں دی چہ یو طرف تہ خلق بے روزگارنشی، خو بل طرف تہ چہ غومرہ پیسے ورکولے شی چہ د ہفہ مناسب خو د چا نہ غہ کار اخلی۔ د دغے وجہ نہ اوس ہغوی سرہ خبرہ روانہ دہ، 26 تاریخ بانڈے، نوے تاریخ ہغوی تہ نے ورکے دے، 26 نومبر بانڈے۔ د ہغوی سرہ بہ دا کوم لیبر کورٹ چہ دے دے کئیں بیا ورسرہ فیصلہ کیڑی او کیدے شی، خمونر کوشش دا دے چہ پہ افہام و تقسیم سرہ دا خبرہ غوسہ شی البتہ نا یوہ خبرہ دوی اوکڑہ چہ نوے کسان نے اغستے دی کہ د دے ایف ہی سی کئیں داسے یو سرے ہم ما تہ نے اوبودلو چہ دا کسان ویستلے شوے دی او د دے پہ خانے یو سرے اغستے شوے دے۔ د ہفہ ذمہ داری زہ دوی لہ ورکومہ چہ

غومره سخته نه سخته سزا ایف دی سی والا ته ورکړے کیدے شی هغه به مونږ ورکړو چه یو طرف ته مونږ سړی اوباسو نو بل طرف ته داغستو شخه جواز جوړیږی چه بل طرف نه پکښ تاسو سرے اغسته دے۔

جناب نجم الدین : سر! دا مسئله ډیره اهمه ده۔ دا د زرگونو خلقو مسئله ده جی۔ شخه وره خبره نه ده، منسټر صاحب اوونیل یو طرف ته خو جی زه دے اسمبلنی ته گورم خما خیال هغه مسلم لیگ والا که شخه هرټال کړے دے، بهر وتی دی پته نه لگی خفه شوی دی خو خما عرض دا دے چه د منسټر صاحب په ذهن کښ زه دا خبره اچومه چه دا به سبا، هغه آرډرونه ما سره دی ما د اسمبلنی په فلور باندے پیش کړی دی او هغه به زه سبا پیش کړم چه د هغه په خانے غوک اغسته شوے دی۔ خو سر! خما عرض دے یو سرے دا وانی چه اول زه به تا حال لوم نو وروستو به ددے فیصله کوم۔ اول د د دے گولډن هیټد شیک فیصله اوکړی بیا وروستو د دا ملازمین د نوکرتی نه اوباسی او که هغوی پے، راضی کیري او د دوی ورسره فیصله کیري۔ اول نه هغوی د نوکرو نه اوویستل چه تاسو ختی ما لرے کړنی او اوس په 26 تاریخ دوی کمیټی کینوی چه بهنی زه به د دے فیصله کوم۔ نو خما دا درخواست دے، دا انصاف ما نه دے لیدلے چه گولډن هیټد شیک چه د کوم وزیر اعظم خبره کړے ده د هغه مطابق پیسے ورکوم خو اول د د نوکرتی نه اوباسم نو وروستو به نه درله درکوم۔ اول خو هغه ملازمین Agree کړه کینه ورسره، فیصله ورسره اوکړه په راروان 26 به فیصله کیري او درے میاشته مخکښ هغوی د نوکرو نه نه ویستلے دی۔ منسټر صاحب د دغه واخلی، تنخواگانے د ورله ورکوی او وروستو د د گولډن هیټد شیک

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! زہ پکین لری دا درخواست کومہ۔ ربتیا خبرہ دا دہ چہ خمونزہ ذاتی مہربان دے، مشر ہم دے، ورورہم دے او یقیناً انتہائی شریف النفس شخصیت ہم دے خو خما لری عرض دا دے۔ مسئلہ ورسره دا دہ چہ دوی پخپلہ چونکہ ربتونکی دی نو دوی تہ چہ محکمہ کومہ خبرہ کوی دوی پہ ہفے باندے یقین کوی چہ بس دا دوی تہیک خبرہ کوی۔ خما صرف د دوی پہ خدمت کین ستاسو پہ وساطت سرہ دا عرض دے چہ دا مسئلہ د ملاکنڈ ڈویژن او ہزارے سرہ تعلق لری او چہ ملاکنڈ ڈویژن سرہ تعلق لری نو خما سرہ د دوی د ذات سرہ ہم تعلق لری۔ زہ دوی تہ خصوصی دا درخواست کومہ۔ دا مسئلہ د پیر وخت نہ راروانہ دہ او د ورکرانو دا احتجاج دے او د ہغوی دا گلہ دہ چہ منسٹر صاحب لہ چہ پہ دے کین د منسٹری سرہ سرہ د دوی د ذمہ دارو سرہ سرہ د دغے خطے د یو مشر پہ حیثیت سرہ کومہ دلچسپی اغسل پکار دی ہفے پکین نہ اخلی۔ دا د ہغوی یو شکایت دے او ما دوه درے خلہ تیرانی اوکرہ چہ زہ دوی تہ Approach اوکرہم خو دا خما شاید بدقسمتی دہ چہ ہفہ خما تیرانی کامیاب نہ شوہ۔ دا محکمہ ورسره داسے توکہ کوی د ہفے عاجزانو سرہ چہ لکہ غننگہ نجم الدین خان اووے، د فیصلے نہ مخکین نے حلالوی۔ کہ دوی وے کینتی خما دا یقین دے کہ د محکمے غہ افسران او د ہغوی نمائندگان یا نجم الدین خان یا خمونزہ د ملاکنڈ ڈویژن نہ چہ ہر غوک ممبروی د مسلم لیگ، د اے این پی جو چہ د ہفے ڈویژن نمائندگی کوی۔ یو ایم پی اے دوه ہفہ افسران او د ہغوی نمائندگان نو چہ غہ د حکومت مروجہ طریقہ کار دے غہ

اصول دی غه په نورو کښ د Employment د Retrenchment تحت چه نورکوم اصول دی هغه شه مونږ نه غواړو خو دوی ته صحیح صورتحال محکمه نه بنانی او دوی چه غه محکمه راوړی، مخه ته نه کیردی نو هغه دوی دا وائی چه دا بالکل ټهیک وائی۔ دا هغوی ټهیک نه وائی خما دا مودبادنه عرض دے هغوی د خان د خپل کهال او خپل Skin save کول چه ورته وائی جناب سپیکر د هغه د پاره غه داسه خبرے دوی ته وړاندے کړی چه هغوی په دوی باندے اعتبار کوی، غه په مونږه هم اعتبار اوکړه او غه په هغه خلقو هم اعتبار اوکړه په هغه عوامو هم اعتبار اوکړه او دا محکمه او هغوی مخامخ کړه چه بیا تاسو کومه فیصله اوکړه انشاء الله هغه به بهترین فیصله وی۔

وزیر جنگلات؛ دا یو خبره چه دوی اوکړه۔ دے کښ خو داسه موقع به چرته نه وی چه د احمد حسن خان غوتتے سرے به دا غوښتلے وی چه زه به ملاویرم او نه به نه ملاؤ شوے او جناب د دوی که دغه کړے وی یا بل نجم الدین خان وئیلی وی۔ دے کسانو سره دا کوم چه ویستے شوے دی د دوی سره زه خلور پینځه خله خما پخپله ملاقاتونه شوی دی جی۔ او مونږ ورسره خبره، انتہائی کوشش دا کړے دے چه په روغه جوړه اوشی خو عدالت ته هغوی تلی دی مونږه ورته نه دی وئیلی۔ عدالت ته هغوی خمونږ نه مخکښ شوی دی او عدالت ته تلی دی او په عدالت کښ اوس کیس چلیږی او د هغه باوجود مونږه لیبر کورټ ته، ما وے کیدے شی په ما باندے بیا هم یقین نه وی نو لیبر کورټ ته مونږه هغه کیس ورکړے دے جی په هغه دا ټول کسان شته دے۔ ما چه تاسو ته کوم کوم نومونه اووے چه په

هغه ڪنڊ خزانے سيڪريٽري دے، د قانون سيڪريٽري دے، هغه ڪارپوريشن
والا دی - د يونين نمائندگان به پڪڻن وی۔ د هغوی دوه ميٽنگونه شوی دی۔
په شپريشتم باندے بيا ميٽنگ دے او په هغه ڪنڊ هغه ڪار روان دے جي او
Subjudice ده معاملہ په عدالت ڪنڊ روانہ ده۔ په دے ڪنڊ اوس خما مزيد ڄڻه
مداخلت نه شيڪيدلے جي ---

جناب نجم الدين، سر! دے ڪنڊ زه يو وضاحت ڪومه چه ---

وزير جنگلات، دا يو بله خبره دوی اوکڙه چه مسلم ليگ خفه شوءے دی جي
هيڻوڪ هم نه دے خفه ---

جناب نجم الدين، نه، نه دا خو خما سوال نه وو منسٽر صاحب ته، دوی به
د خپلے خبرے وضاحت ڪوی جي۔

وزير جنگلات، د مسلم ليگ د خلاف باندے هيڻ نه دے شوءے، معمولی شان
خبره وه او هغه چه بي بي ڪله خبره اوکڙه په هغه باندے ٻول مطمئن شوءے
وو او په هغه ڪنڊ نور هيڻ گنجانش پاتے نه دے۔۔۔۔۔

جناب نجم الدين، هغه خو ما هسے اووڻے، ڪپ مو اولگوو۔۔

وزير جنگلات، دا جي هسے خبره جو روی، دوی اوس د نه ڄڻه خبرے نه
ڊيرهلويه خبره جو روی او خبره هيڻ نيشته جي۔ ٻول مطمئن دی او ڊير
خوشحاله دی۔۔۔۔

جناب نجم الدين، دا د سوال جواب نه دے سر! خما عرض دے۔ منسٽر
صاحب اووے ما عدالت ته ڪيس ليرلے دے په هغه ڪنڊ دوه ميٽنگونه شوءے
دی يو پڪڻن د خزانے سيڪريٽري دے، يو پڪڻن د ڪارپوريشن سيڪريٽري دے۔
دا جي عدالت دے ڪه نه دا ده ڪميٽي جو ره ڪرے ده۔ عدالت جدا شے دے او

کمیٹی جدا شے دے۔ پہ ہفہ کمیٹی کین دوی دوه میتنگونہ کرے دی۔ پہ عدالت کین میتنگونہ نہ دی شوے جی، عدالت ورتہ کلیر کت لیکلی دی چہ کولہ ہتیمہ شیک مطابق کہ دا سری ایگری کیری تاسو ورتہ پیسے ورکرنی کہ نہ ایگری کیری نو د ہفے د ملازمت خبرہ اوکرنی چہ پہ خہ طریقہ فیصلہ کیری ہغوی خو وائی چہ عدالت کین مونر کین داخل کرے دے او پہ ہفے کین یو فنانس سیکرٹری دے، یو پکین کارپوریشن سیکرٹری دے، یو پکین فارست سیکرٹری دے، یو پکین فلانکے سیکرٹری دے او ہغوی ناست دی میتنگونہ نے اوکول جی۔ لیبر کورٹ او پہ دغہ کین جی فرق دے دوی کمیٹی جو رہ کرے دہ۔ پہ ہفہ کمیٹی کین مونرہ د ہفہ علاقے نمائندگان یو۔ زہ یم، دا انور علی صاحب دے، پکین د چکدرے، د بتول سوات او د ہزارے کسان دی، مونر د ورسرہ کینوئی چہ خبرے ورسرہ اوکرو مونر د دوی سرہ دا مسئلہ ہموارہ کرو۔ دا لیبر کورٹ کین نشستہ جی۔

وزیر جنگلات، ما چہ خنگہ اول عرض کرے وو چہ کہ تاسو اجازت کوئی چہ زہ اول دا بتول اردو کین اووایم خکہ خما شک وو چہ کیدے شہ نجم الدین خان پہ پینتو صحیح پوہہ نشی۔ ما خبرہ دیرہ واضعہ اوکڑہ جی دوی پہ پوہہ نہ شو۔ ما وئیلی وو چہ ہغوی عدالت تہ (تلیج دی او ہفہ عدالت نوم موتاسو تہ اوونیلو چہ ہفے تہ وائی National Industrial Relation Commission ہفہ عدالت دے، حوما وے چہ د ہفہ عدالت نہ باوجود مونر خپل کوشش دا ہم کہہ چہ کہ افہام و تقسیم اوشی نو د افہام و تقسیم د پارہ ما بیا دا اووے چہ ذویم طریقہ کار ہم مونر نہ دے اختیار کرے۔ زہ درتہ

وایم چہ ----- (قطع کلامی)

جناب احمد حسن خان، دغہ خمونزہ عرض دے، دغہ کوشش دِ جاری اوساتی

جناب سپیکر -----

وزیر جنگلات، دا دویم طریقہ کار، دونیمہ تہ ہفہ کت کرہ جی او دا اولنے زہ

بالکل پہ دے ہم پوهیم چہ عدالت غہ تہ وانی او ہفہ غہ تہ وانی۔ عدالت

کنن کیس جاری دے خو مونزہ خپل کوشش کوو۔ دا ہم کوو چہ کہ د

ہغوی سرہ پہ روغہ جو رہ مسئلہ ختمیری نو چہ پہ روغہ جو رہ باندے

اوشی۔

جناب احمد حسن خان، ہم دغہ خمونزہ درخواست دے چہ دوی دِ دا خپل

کوشش جاری اوساتی دافہام و تقیم او ہغوی تہ دِ حق ورکوی۔

Mr. Speaker: Mian Muzaffar Shah, MPA to please move his

Adjournment Motion 127.

جناب نجم الدین، سر! زہ مطمئن نہ شومہ۔

جناب سپیکر، کوی کوشش لگیادے جی۔

Khan MPA to please move his Call Attention Notice No.177.

توجہ دلاؤ نوٹس

حاجی عبد الرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! "میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف

مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ علاقہ ضلیل مہمند داودزئی خالصہ کے دیہات قبائلی علاقے

کے ساتھ لگے ہیں اور اکثر اوقات آبپاشی، کھیتوں کی دیکھ بھال کے لئے گاؤں سے

کھیتوں کو جاتے ہیں۔ حکومتی پولیس ہمیں پکڑتی ہے۔ انگریز دور میں ہمیں Village

defence riffle دی گئی تھیں جو کہ اسی وقت کے مناسبت کے مطابق صحیح تھیں۔
آجکے دور کے مطابق ہمیں Village defence kalashankove دی جائیں یا ہمیں
اپنی کلاشنکوف Village defence riffle کے طور پر استعمال کی اجازت دی جائے۔"

جناب سیکر صاحب! دا ما ورائندے پہ 1989ء کئیں ہم پیش کرے وہ
د ہغہ وخت حکومت یو کمیٹی مقررہ کرہ او ہغے کئیں بیگم صاحبہ وہ،
شیر پاؤ خان وو، ڈاکٹر یعقوب وو او ہغوی دا فیصلہ اوکرہ چہ او دا
خمونر بتول دا بیلٹ چہ دے کہ تہ خیلے علاقے تہ اوگورے ستاسو حلقہ ہم
اوخما دا بتولہ باؤنڈری سرہ لگیدلے دہ۔ نو نہرونہ چہ غومرہ دی دا پہ دغہ
کئیں راخی۔ نو مونر ورسرہ دا فیصلہ اوکرہ چہ کوم خلق اونیوے شی نو
پرچہ د پہ نہ کت کوی او پیش کوی دے، کہ ہغہ خلق صحیح خلق وی او
خپل کارلہ اتلی وی نو خپل کلاشنکوف واپس ورکرنی او کہ نہ بدمعاشان
وی، رھزن وی، ڈاکوان وی نو چالان نے کرنی۔ پہ مودو ہغہ اوچلیدہ، بیا
چہ دا تیر حکومت راغے ہغوی ہغہ شے ختم کرو نو پکار دا دہ چہ
موجودہ حکومت د ہغہ خلقو خمونر د حلقے د عوامو د ہغوی خیال
اوساتی یا مونر۔ لہ Village defence riffle دومرہ راکری، ٹخنکہ چہ
انگریزانو مونر لہ راکول، بورائیز توپک وو ہغہ وخت کئیں اوس چہ دے
دے دور کلاشنکوف دے، یا د را لہ دوی کلاشنکوف راکری نو بالکل دوی
ہغہ وی۔ دا کلاشنکوف بہ مونر گرخوو کہ دوی کلاشنکوف نہ راکوی نو
مونر لہ د خپل اجازت راکری چہ مونرہ نے ہلتہ خان سرہ ساتو۔ خما بالکل د
ایجنسی سرہ پہ Edge کئیں خما پہ حلقہ کئیں توپک نیولے شوے دے۔ ہغہ
توپک بہ ہم واپس راکوی۔ ہغہ نہ بد عملہ وو، نہ مفروران وو، نہ رھزن

نه ڊاڪوان وو۔ نو دا شے ما پيش ڪرو، تاسو نه ڪه ڪميٽي ته بيا حواله ڪوئي
 نو مهرباني به مووي چه په دے باندے ڪميٽي ڪنن يا هغه زره خبره د بيگم
 صاحبہ ديج او د آفتاب خان، هغوي پڪين وو هغه بحال ساتي نو خما دا د
 تحريڪ التواء دغه ده مطلب نه دا دے او تاسو نه اميد لرم چه سرڪاري بينچر
 به په دے مخالفت نه ڪوي۔

وزير قانون، جناب سپيڪر صاحب! ڏيره مهرباني، عبدالرحمان خان چه ڪومه
 خبره او ڪپله۔ دا بالڪل زه ورسره اتفاق ڪوم چه Law & order situation
 ددوي دے باؤنڊري ڪنن ڏير زيات تڪليف دے ورته او هلته پته هم نه لگي چه
 باؤنڊري ڪوم خانے ڪنن دے او ڪوم خانے ڪنن نه دے۔ خو ڪومه خبره چه
 دوي ڪوي دا 1987ء نه 303 ٽوپڪنه چه دي دا حڪومت عموماً طور باندے
 دوي ورڪوي خلقو ته اوسه پورے 449 رانفلز چه دي خلقو ته ورڪرے

شوء دي۔ دوي چه ڪوم ڏيمانڊ ڪوي چه ڪلاشنڪوف راکرني نو ڪلاشنڪوف
 خو تاسو ته پته ده چه ددے پرمٽ هم بند دے او ددے اوس لاتيسنس هم بند
 دے او حڪومت سره دومره ڪلاشنڪوف سٽاڪ ڪنن هم نيسته چه هغه مونڊر
 خلقو ته ورڪرو او دريم دا چه نن مونڊر ڪلاشنڪوف ورڪرو نو هلته خو
 هغوي سره راکٽ لانچرے هم شته نو سبا به دوي وائي چه راکٽ لانچرے
 راته راکرني نو هغه خو حڪومت نه شي ڪولے۔ چه دا يو قانون دے او يو
 Settled area ده او دا قانون لاندے د دے ڪار ڪيري۔ اوس يو سرے
 ڪلاشنڪوف گرجوي او هغه ڪنن قانون دا دے چه د هغه پرمٽ به هم نه
 ورڪرے ڪيري او د هغه لاتيسنس به هم نه وي نو هغه بڻڻڪه مونڊر پريڊو
 چه هر ڻوڪ به وائي چه زه د عبدالرحمان د حلقے يم نر حڪومت د پاره دا

Impossible ده چه هغه دا کلاشنکوف ورکړی، دا Impossible ده حکومت
د پاره -----

حاجی عبدالرحمان خان، پواننت آف آرډر! سپیکر صاحب! وزیر صاحب که۔۔
وزیر قانون، زه خبره اوکړم۔ بیا تاسو اوکړنی کنه۔۔۔۔
جناب سپیکر، تاسو جواب ورکولے شئی۔

وزیر قانون، دوی وانی چه نن کلاشنکوف ورکړو سبا به راته وانی چه
راکت لانچرے راکړنی او بله ورځ به راته وانی چه ستنگر راکړنی نو هغه
حکومت نه شی Afford کولے چه دا خبرے اوکړی۔ مونږ سره چه غه شته
هغه ورکولے شو هغه 303 توپکے ورکړے دی او بیا هم چه غومره راځی
نو هغه به دوی ته ورکړو۔

جناب همايون سيف الله خان، جناب! حکومت دومره خو کولے شی چه بهنی
خپل تهانیدارانو ته او وانی چه بهنی بد معاش او شریف کښن فرق د اوکړی۔
دومره خو کوئی، نه پسیه په لکس صرف یو ډائریکټور د کوی یا تاسو اوکړنی
دوی خو نه کوی هسه هم۔ شریف او بدمعاش کښن د فرق کوی۔ د حیرانگی
خبره ده جی، شریف سره سره جی لس زره به وی هغه به نیسی اوس
بدمعاش سره یا مفرور سره خو توپک هم شته، راکت لانچر هم ورسره
شته، ته به غنګه خان ساتے جی۔ نو هر تهانیدار ته پته ده چه بدمعاش څوک
دے او شریف څوک دے۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! دا فیصله مونږ سره شوه وه۔ دا
د وزیر صاحب توجه چه ده، دے خو شکر الحمد لله ښار کښن اوسپړی او
مونږ خو په داسے ځایونو کښن اوسو چه هلته خپل کلاشنکوف ګرځوو نو

پوليس مو نيسي، كه نه نه گر خو و نو خنگه به خو؟ خما مطلب دا دے چه انگريزان راغلل او په هغه وخت كښ هغوى په هغه خپل دور كښ كلاشنكوف نه وو نو بوريز ټوپك وو ورنه كړو، دوى وائى چه تهرى ناپټيچيچ، نو تهرى ناپټيچيچ خو د دوى سره يو ډزے ټوپك وو چه هغه به ډزهم نه كولو او هغه ټول مال خانه كښ دى. خما په خبره دے خان نه پوهوى، زه وایم كه تاسو سره په مال خانه كښ ټوپك نه وى نو تاسو دا مهربانى او كړنى مونږ له د خپل ټوپك اجازت راكړنى چه مونږ كله اوبه خورله خو نو د خان د حفاظت د پاره راته د هغه اجازت راكړنى. شريف سړى سره نه مه نيسنى او بدمعاشان ټول نيسنى كنه. او كه بيا دا هم نه كونى نو بيا د وزير صاحب په خدمت كښ دا عرض دے چه مونږ ته يوليكه راكارښئ، چه دا علاقه غير دے او دا علاقه سركار دے. د باونډرى حدود راته اوبتايه -

جناب عبدالسبحان خان، پوائنټ آف آرډر سر! شكريه جى. دے عبدالرحمن صاحب چه خنگه او فرمانيل، د خلتو سره دوه قسمه ټوپك وى. يو ټوپك جى يا كلاشنكوف هغه خلق گرخوى چه هغوى په هغه باندے غونډه ټيكس اخلى، هغوى پرے پرونه چلوى، هغوى پرے نور كوم چه د معاشرے يا دوى پرے اسلامى بُرائى كوى. دويم هغه دى چه كوم اسلام اجازت وركړے دے د خپل Self protection د پاره جى. د خپل مال حال او د خپل بچو د حفاظت د پاره. نو دے عبدالرحمن خان چه خنگه خبره او كړله نو دا بيا د لوكل پوليس په Cooperation باندے كيرى چه كه چرے فرض كړه د يو سم سړى سره كلاشنكوف وى او هغه پټى ته خى نو دے خو به نيسي خو د

ہفہ اُجرتی نہ نے خو غوک نہ شی اغستے، د یو غلط سِری نہ خو نے غوک
 نہ شی اغستے نو دے ورتہ تش تور کِری، دے ورتہ جی تش لاس کِری او
 ہفہ پرے ہلتہ جو رِ جاجر تش کِری او خبرہ ورلہ خلاصہ کِری نو کہ دے
 کنب داسے د رورولنی پہ ماحول کنب خبرہ اوشی چہ دے کنب ہفہ لوکل
 تعاون اوشی یعنی دے کنب Cooperation تہ ضرورت دے۔

میلا افتخار حسین، د وزیر صاحب پہ علم کنب دا خبرہ ہم راوستل غوارم چہ
 خمونر پہ دے علاقو کنب دا مسئلے شتہ دے خود دے د پارہ پہ لوکل سطح
 باندے یو حل راوتے وو او ہفہ دا وو چہ پہ کلی کنب بہ د شمار یو غو
 شریفان خلق وو نو ہغوی تہ بہ دا اختیار ورکے شو چہ ہغوی
 کلاشنکوف گرخولے شی نو ہغوی بہ د ہفہ کلی حفاظت ہم کولو یقیناً چہ
 پولیس سرہ ہفہ وسائل نشتہ دے خو پہ دے خلقو کنب دومرہ بنہ بنہ خلق
 شتہ دے چہ ہغوی د کلی حفاظت کولے شی خو ہفہ محافظان پولیس نے بیا
 نہ پریردی نو ہفہ زہہ طریقہ د پہ دے باندے رانج کرے شی چہ د پولیس پہ
 اجازت باندے، پہ ہر کلی کنب داسے خلق شتہ دے چہ ہغوی د کلی حفاظت
 ہم کولے شی او د خان ہم کولے شی او قابل اعتبار ہم وی او خلق پرے
 اعتبار کوی نو کہ ہفہ طریقہ رانج شوہ نو مناسب بہ وی۔

جناب سید احمد خان، جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں میں بھی درخواست کرنا چاہتا
 ہوں کہ یہ اسلحہ اپنے پاس رکھنا یقیناً غیر قانونی ہے لیکن جس طرح عبد الرحمن خان
 صاحب نے کہا چترال، دیر، سوات یا کوہستان کے ایسے علاقے ہیں جہاں بجلی نہیں ہے،
 لوگ مال مویشی پال کر اپنا گزارہ کرتے ہیں لیکن اب پولیس ان گاؤں میں جا کر، ان
 کے پاس پرانے زمانے کی بندوقیں ہوتی ہیں جو پھرے دار ہیں، ان کو لوگ اپنی

حفاظت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں اور جب بھیڑیے رات کے وقت ان کے مال مویشیوں پر حملہ کرتے ہیں تو ان کی حفاظت کے لئے وہ لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور اب پولیس جانے اور ایسے لوگوں کے اوپر بھی مقدمہ درج کرے کہ آپ نے اپنے پاس یہ بندوق کیوں رکھی ہے ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً دو سال سے جاری ہے اور یہ کافی اہم مسئلہ ہے اور ایسے علاقوں میں جو پتھراں جیسے پسماندہ علاقے ہیں یا دیر اور کوہستان جہاں بجلی نہیں ہے اور مسائل و مشکلات ہیں۔ وہاں پر تھانہ وغیرہ بن گئے ہیں، اور وہاں کی پولیس کیس درج کر دے تو میری یہ درخواست ہے کہ اس پر کچھ اس طرح غور کیا جائے کہ لوگ اس مصیبت سے بچ جائیں کیونکہ کہ ایک مصیبت تو ان کے لئے یہ ہے کہ ان کی بھیڑ بکریاں بھیڑیے وغیرے کھا جاتے ہیں اور دوسرا پولیس جا کر ان کے خلاف کیس درج کرتے ہیں۔ تو ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں لوگ پھنس جاتے ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ پر غور کیا جائے اور حکومت کوئی ایسا اقدام اٹھانے کہ لوگ ان مشکلات سے بچ جائیں۔

جناب سپیکر، جناب حاجی صاحب۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر میں مشکور ہوں۔ عبد الرحمن خان نے جو مسئلہ پیش کیا ہے وہ بڑا اہم ہے اور ایسا لگتا ہے کہ محترم وزیر صاحب نے اسے بڑا Light لیا ہے۔ وزیر صاحب نے خود یہ کہا ہے کہ ان علاقوں میں یہ نہیں پتہ چل سکتا ہے کہ علاقہ غیر کون سا ہے اور Settled علاقہ کون سا ہے تو جناب سپیکر جب حکومت کو پتہ نہیں چل سکتا ہے تو ایک شخص جو اپنی حفاظت کرنا چاہتا ہے اسے کیا پتہ ہے کہ کس موقع پر اس کے پاس جیب میں لائسنس ہونا چاہئے اور کس موقع پر اس کے پاس لائسنس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حکومت کو خود پتہ نہیں ہے کہ حد بندی کیا ہے۔ جناب سپیکر! ماضی میں بھی یہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے 'ٹھیک ہے کہ حکومت اس پوزیشن میں نہیں

ہے کہ کلاشنکوف یا کلاکوف یا اس طرح کا اتنا اسلحہ مہیا کرے لیکن جس علاقے میں یا گاؤں میں کوئی تکلیف ہے یا کوئی پرانہلم ہے تو پولیس یا ڈپٹی کمشنر یا اے سی کی طرف سے پرمٹ جاری ہو جاتا تھا کہ اس علاقے کی حدود میں اس علاقے کے معززین کی Recommendation پہ کچھ لوگوں کو حفاظت کے لئے پرمٹ ملتا تھا تو وہ اسلحہ لے کر گھومتے تھے۔ جناب سپیکر! یہ تو حقیقت ہے کہ اسلحہ ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ اس اسلحہ کو وہ لوگ زیادہ استعمال کرتے ہیں جو کہ اچھی معاش والے نہیں ہیں لیکن گرفتار وہ لوگ ہوتے ہیں جو بیچارے شریف ہوتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ عبد الرحمن خان نے ایک بڑا Genuine مسئلہ پیش کیا ہے اور انہوں نے اس کمیٹی کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں لیڈر آف اپوزیشن اور ہماری قائد بھی تھیں۔ پتہ نہیں کہ حکومت بدلنے کے بعد لیڈر آف اپوزیشن نے اس پہ عمل کیوں نہیں کیا؟ جب ان کو حکومت ملی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زبردست تجویز ہے۔ وزیر صاحب کو یہ کہنا چاہئے کہ اس پہ وہ غور کریں گے اور مقامی انتظامیہ کو یہ اجازت دینی چاہئے کہ ماضی کی طرف وہ پرمٹ ایشو کریں۔

حاجی عبد الرحمن خان، جناب سپیکر صاحب پہ دے۔۔۔۔۔

جناب عبد السبحان خان، سپیکر صاحب! د نجم الدین خان داسیت کوم یو دے؟
وزیر قانون، دے باندے خو دومرہ بحث اوشو چہ دا بیا کله ایڈمت شی نو بیا
بہ ہم پہ دے باندے بحث کیڑی۔

جناب سپیکر، دا کال اتینشن نو تس دے زور کاورہ۔

وزیر قانون، نو دا غومرہ بحث چہ اوشو نو خما خیال دے۔۔۔۔۔

حاجی عبد الرحمن خان، جناب سپیکر صاحب! سمہ دمہ روانہ قصہ وہ پہ تیر
حکومت کنہ بہ ایس پی تہ ہم اجازت وو او ہغہ بہ د کلاشنکوفو پرمتے

ورکولے، مونڙ په هغه چکر کښ نه خو۔ يا خو به چه کومه فيصله راسره
شیرپاؤ خان او بی بی په کمیټنی کښ کرے ده هغه به وی۔۔۔

وزیر قانون، دوی خو دا خبره کرے ده نو دا خبره خو ما واؤریده خه
دے جواب کوم کنه۔ دا خو تاسو په کال اټینشن نوټس باندے پوره هاؤس ته
بحث اجازت ورکړو۔

حاجی عبدالرمن خان، تحریک التواء دے پوره هاؤس نه دے۔

وزیر قانون، نه خو دا یو کال اټینشن نوټس دے۔

حاجی عبدالرمن خان، او تههیک ده ما ستاسو جواب واوړیدو خو چه ته د دے
په اہمیت، لکه غنګه چه عدیل او وئیل خان پوه کره چه مونڙ ته غومره
تکلیف دے۔

وزیر قانون، نو جواب واوړنی کنه۔

جناب سپیکر، جواب واوړنی جی جواب۔

جناب عبدالرمن خان، بنه۔

وزیر قانون، جناب سپیکر صاحب! عبدالرحمن خان کومه خبره کوی نو هغه
وخت کښ د کلاشنکوف په لانسینس او پرمت ورکولو باندے پابندی نه وه
اوس نه غوک چاته د کلاشنکوف لانسینس او نه پرمت ورکولے شی او
مرکز هم دا نه شی ورکولے او زه دوی ته دا هم وایم چه قبائلی علاقو کښ
حکومت کوشش کوی چه هغوی سره هم چه کومه دا قسمه اسلحه ده هغه
هم مونڙ نيسو او تاسو به هره ورخ په اخبارونو کښ گورنی چه مونڙ د دے
خلاف ورزی کولو کسان نیولی دی۔ دا حکومت کله هم نه شی کولے چه دا

Permission ورکری چہ خلق د کلاشکوف گرخوی۔ دا ہیخ کله ہم نہ
شی کیدلے۔

Mr. Speaker: No discussion on Call Attention Notice

please. Mr. Baz Muhammad Khan, MPA to please move his Call

Attention Notice No. 107. Baz Muhammad Khan, MPA please.

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! "معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ بنوں میں ڈویژنل ہسپتال کی منظوری ہو چکی ہے لیکن تاحال اس پر کام شروع نہیں ہے جس سے بنوں کے عوام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور امن و امان کا خدشہ ہے۔" محترم سپیکر صاحب! دا ہسپتال چونکہ پہ اے دی پی کتب راغلے دے او منظور شوے دے او پیسے ہم دوہ ملین ورته ایبودلے شوے دی خو افسوس دا دے چہ تراوسہ پورے پہ ہغے باندے غہ کار شروع شوے نہ دے نو ما دے متعلق مخکین ہم چہ کله ہیلتھ سیکریٹری بنوتہ راغلے وو۔ ما ہغہ تہ ہم دا خواست کرے وو چہ پہ دے پیسو باندے غہ لہ کار دومرہ شروع کرنی چہ خمونہ دومرہ تسلی اوشی چہ دے ہسپتال باندے کار شروع شوے دے، دے چار دیواری اوکرنی یا پہ دے کتب تیوب ویل باندے شروع کرنی او یا پکنبل غہ داسے کار شروع کرنی چہ خلقو تہ دا معلومہ شی چہ ہسپتال باندے کار شروع دے نو دا مے منسٹر صاحب تہ خواست دے چہ کوہے پیسے دے تہ پہ اے دی پی کتب ایبودلے شوے دی نو کم از کم ہغہ پیسے دے ریلیز کری او پہ ہغے باندے دے جناب کار شروع کری۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب چار محمد خان: دیدہ بندہ جیکر اوکھلے دے ہسپتال باندے
پہ تقریباً شپنز کروہکا روہیے

لگیدے او دوی دے کال شل لکھہ روپنی ورکری دی، ما اوس اکرم خان سرہ
 پہ دے باندے ضرب ورکری نو دا معلومہ شوہ چہ دے باندے خو 30 کالہ لگی
 جی نو دا وایو چہ دوی دِ خدانے او رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہ
 اوگوری، ڈویژن جو رہ شو، آخر کار دِ شروع کری جی او دے تہ دِ سے
 پیسے ورکری چہ پنیخہ شپن کالہ کبسن خو جو رہی کنہ جی او دا شان بہ دا
 شے پہ 30 کالہ کبسن جو رہی۔

جناب اکرم خان ڈرانی، جناب سپیکر صاحب! پہ دے باندے خمانن یو سوال
 ہم وو او دوی ماتہ د هغه جواب ہم راکری دے خو چونکہ هغه د وخت د
 کمی پہ وجہ پیش نہ شو۔ دا لکھ مخنگہ چہ باز محمد خان او نیل چہ دا
 غلورم کال پہ اے دی پی باندے راغے او پہ غلورو کلونو کبسن مونہ سرہ دا
 زیاتے اوشو چہ هرکال پہ اے دی پی کبسن راغے او پیسے بہ نے ورته
 کینودلے او پہ هغه کال باندے نے ورته پانچ کروہ روپنی اینودے وے،
 اوس بیا راغے دی نو دا مخنگہ چہ د باز محمد خان ریکوسٹ دے۔ شل لکھہ
 روپنی نے ورته ایخودے دی کہ پہ دے باندے صرف دومرہ اوکری چہ د
 هغه Approval ورکری او بیا نے تیندر اوکری او صرف چار دیواری
 پرے باندے اوشی او یو تیوب ویل پکبسن اولگی نو د هغه هسپتال یو نقشہ بہ
 جی شروع شی، نو خمونہ د دے منسٹر صاحب نہ ریکوسٹ دے چہ دوی
 پہ دے باندے لہ زرغوندے کارروائی اوکری او داسے جواب رانہ کری چہ
 دے کبسن د پیسو ضرورت دے۔ پیسے خو مونہ سرہ شتہ دے او پرتے دی،
 چہ هغه کومے دی مونہ د هغه نہ زیاتے نہ غوارو هغه بہ روستو راکری
 خو چہ موجودہ کومے پیسے دی پہ هغه کبسن کار شروع کری۔

جناب سید رحیم ایڈووکیٹ: دے کینن خما ہم یو ریکوسٹ دے، ہم پہ دے
سلسلہ کینن دے۔

جناب سپیکر، کال اٹینشن نوٹس دے او تاسو پرے لگیا شوئی۔

جناب سید رحیم ایڈووکیٹ، نہ جی، دوی پرے خبرہ اوکرہ نو خکھ زہ
پاسیدم۔

جناب سپیکر، ہاں، تاسو پرے ہم اوکرنی۔

جناب سید رحیم ایڈووکیٹ، کہ دوی پرے خبرہ نہ وے کرے نو ما نہ کولہ
جی۔ بس مختصر خبرہ کومہ۔ خمونر د دگر د ہسپتال ہم Same مسئلہ دہ
لکہ خنکہ چہ د دوی دا مسئلہ دہ پہ اے ہی پی کینن ورتہ باقاعدہ د 93-94 نہ
ورثہ بدستور پیسے راروانے دی او ورتہ ہر کال پہ اے ہی پی کینن پیسے
اوحی خو د بدقسمتی نہ، ہنے لہ زمکہ ہم مختص شوے دہ، اغستے شوے
دہ ورلہ او جناب د نن تاریخ پورے پہ ہنے باندے خہ کار نہ دے شروع
شوے نو ما ونیل چہ یرہ داتول داوشی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر سی اینڈ ڈپٹی)، شکر یہ سپیکر صاحب ---

Mr. Speaker: Time is very short, please be brief.

وزیر مواصلات و تعمیرات، O.K. جی۔ یہ جو مجھے بنوں ہسپتال کے بارے میں رپورٹ ملی
ہے۔ اس کے مطابق PCI ملکے نے بنا کر پی اینڈ ڈی کو Approval کیلئے بھیج دیا
ہے۔ اب تک جو Officially جواب انہوں نے دیا ہے، پی اینڈ ڈی کی طرف سے اس
پراجیکٹ کی Approval نہیں ملی ہے۔ جیسے ہی Approval ملتی ہے تو اس کے بعد
ہی فنڈز Allocate ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر، کوشش کریں کہ جلدی جلدی مل جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جہاں تک سی اینڈ ڈبلیو کا تعلق ہے ڈرانی صاحب کو بھی اچھی طرح پتہ ہے اور باز محمد خان کو بھی کہ یہ تو ایسا محکمہ ہے کہ وہ شکر کرتے ہیں کہ فنڈ آئے اور کام جلدی جلدی شروع ہو۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! خمونہ خواست خود مسنٹر صاحب نہ ہم دغہ وو، پہ پی اینڈ پی کین دے او کہ چرتہ دے، مونہ خو پہ دغہ ہسپتال باندے کار غوارو دا خود دوی کار دے کہ د پی اینڈ پی نہ تے راتہ راوباسی او کہ د بل غہ شی نہ تے راتہ راوباسی۔ خمونہ یو ہسپتال دے او حقیقت دا دے چہ دلته کین تاسو دا حال اوگورنی اوس جہانزیب خان دا خبرہ اوکرہ د بتولے صوبے رش پہ دے پینبور باندے دے۔ ایل آر ایچ، حیات شہید او کمپلیکس دلته دی۔ جناب ہر غہ دلته کین دی، مونہ تہ دیر تکلیف دے، خمونہ خلقو تہ دیر تکلیف دے نو دا رش او دا بوجہ بہ ددے پینبور نہ کم شی۔ خما مسنٹر صاحب تہ دا عرض دے چہ پہ ہرہ طریقہ چہ وی چہ غہ پیسے دی، اکرم خان چہ غننگہ اوونیل نو دا پیسے خود کم از کم ریلیز کری او دا Approval د راتہ واخلی چہ دومرہ کار پرے اوشی چہ خمونہ پرے تسلی اوشی چہ پہ دغہ باندے کار کیڑی جی۔

نوابزادہ محسن علی خان، اجازت دے جی۔ سر! ایک حصے کا جواب انہوں نے دیا ہے اور دوسرا حصہ انہوں نے جیب میں رکھ لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ پی اینڈ ڈی کے پاس یہ پراجیکٹ پڑا ہوا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ پی اینڈ ڈی نے ایک سہری چیف

منسٹر کو موو کی تھی Regarding these hospitals. This hospital has been

That part of the answer, the Drop کو ہاسپٹل اس ہاسپٹل کو Drop کر دیا ہے

Minister is not giving .

جناب اکرم خان درانی : جناب سپیکر صاحب! زہ بہ خیرہ اوکرمہ، یوسف ایوب خان بہ روستو خیرہ اوکری۔

Minister for Communication and Works: As far as the Government is concerned, as soon as it has been approved by the P&D and funds are provided, the work is going to start. The Scheme has not been dropped.

Mr . Speaker: The sitting is adjourned and we reassemble on 17th at 10.00 a.m. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس پیر 17 نومبر 1997 تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)